نمبر ٦ — ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ — فہرست مضامین — ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۲ع — جلد ۴

فہرست مضامین

عبدالشکور مدیر النجم نے
مطبع عمدۃ المطابع واقع لکھنؤ میں طبع کرا کے
دفتر النجم مولا یا نالہ سے شائع کیا

قواعد رسالہ النجم

(۱) یہ رسالہ مہینہ مین دو بار یعنی ہر ہجری مہینے کی ۷ و ۲۱ تاریخ کو انشاء اللہ تعالی شائع ہوا کریگا۔

(۲) رسالہ کا خالص حجم علاوہ اشتہارات وغیرہ کے عموماً ۲۴ صفحہ کا ہوگا اور عند الضرورۃ اس سے زیادہ بھی ہوسکیگا

(۳) عام چندہ موافق ذیل کے ہوگا اور خاص طور پر جس کو جو توفیق ہو۔

سالانہ	ے
ششماہی	ع
سہ ماہی	عہ

ممالک غیر سے صرف بقدر زیادتی محصول ڈاک اضافہ کرلیا جائیگا۔

(۴) چندہ بہرحال پیشگی لیا جائیگا۔

(۵) رسالہ کا آغاز سال ماہ محرم سے ہوگا۔

(۶) جو اصحاب درمیان سال مین خریداری کرینگے اگر نصف سال نہوا ہوگا تو انکی خدمت مین محرم سے اُسوقت تک کے کل رسائل بھیجکر شروع سال سے انکو خریدار سمجھا جائیگا اور بعد نصف سال کے انکو اختیار ہوگا چاہے شروع سال سے اپنی خریداری قائم کرائین اور چاہے صرف بقیہ دنون کی قیمت موافق نقشہ قیمت النجم کے بھیجدین۔

(۷) جو صاحب مستقل خریدار النجم کے دین انکو اختیار ہوگا چاہین ایک سال کے لیے اپنے نام رسالہ جاری کرالین چاہے ۳ روپیہ قیمت کی کتاب دفتر النجم سے لیلین۔

(۸) قدیم خریداران النجم کو ہر سال ایک کتاب ایک روپیہ قیمت کی انعام مین دیجائیگی۔

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام و نصیحت مسلمین یعنی مسلمانونکے خیالات خصائل عادات عبادات و معاملات کی اصلاح اتباع شریعت حقہ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ترغیب اور مخالفت شریعت سے حتی الامکان بچانا۔ ان پاکیزہ مقاصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہین

(۱) زہد و رقائق جسکو دوسرے الفاظ مین مضامین تصوف کہہ لیا[illegible] اس ذیل مین انشاء اللہ تعالی بہت سے عبرت انگیز واقعات[illegible] دین کے اور بہت سے مفید و مؤثر نصائح و حالات ہدیہ ناظرین ہونگ[illegible]

(۲) اہل علم کی مراسلت جو خاص مذہبی ضروری مسائل سے متعلق[illegible]

(۳) غیر مذہب کے اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کی حفاظ[illegible] اسلام کی حقیقت کا تمام مذاہب پر اظہار۔

(۴) ہر پرچہ مین کچھ حصہ چیدہ چیدہ اسلامی خبرونکا بھی ہوگ[illegible] خبرین جہانتک ممکن ہوگا کامل تحقیقات کے بعد لکھی جائینگی

(۵) ہر سال جو کتاب انعام مین تجویز کیجائیگی وہ انشاء اللہ تعا[illegible] بیشتر و اکثر سلف صالحین مین سے کسی کی مستند و مفید تصنیف کا ترجمہ ہوگی۔

نرخنامہ طبع اشتہار و مضامین خاص

تعداد	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
نصف کالم	ے	ہے	للعہ	للعہ
ایک کالم	عہ	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	لعہ	عہ	صہ	للعہ

اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۴ ر اجرت ضمیمہ فیصدی ۸ ر بشرطیکہ قواعد ڈاکخانہ کے خلاف نہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

النجم لکھنؤ

۷- ربیع الاول سنہ ۱۳۳۰ھ

معروضات خاص

النجم کے سالانہ چندہ کی وصولی و اپسی کی فہرست شائع کردینے کے بعد مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہین ہے- ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور انصاف کرسکتا ہے- النجم کا اب تک باقی رہنا محض خدا کا فضل تھا ورنہ اسباب ظاہری جو کچھ ہین وہ کھلے ہوے ہین- اب بھی باوجودیکہ سنین گذشتہ مین بہت زیادہ زیر باری ہوچکی ہے اور اس انتظام جدید کا ابھی پہلا ہی قدم ہے- لیکن پھر بھی اسقدر واپسی ویلیوون کی اور قلت اشاعت کی مجھے مایوس نہین کرتی- مین قوی اُمید رکھتا ہون کہ انشاء اللہ تعالی جس قدر خریدار باقی ہین اُنکی سعی و کوشش کے اثر اور اُنکی خوش نیتی کی برکت سے حق تعالی اس حالت کو زائل کردیگا

جن اصحاب کو النجم کے ساتھ ہمدردی ہے اُن سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہین- وہ خود ہی اس امر کو محسوس کرینگے کہ اگر اس وقت بھی النجم کی توسیع اشاعت کی کوشش نہ کیگئی تو پھر کس وقت کیجائیگی اور اِس حالت مین بھی ہمدردی کا ظہور نہ ہوا تو کس وقت ہوگا-

ہان- مین ناظرین کی خدمت مین ایک درخوست اس وقت نہایت ضروری سمجھتا ہون وہ یہ کہ حق تعالی کے حضور مین النجم کیلیے دعا کرین کہ خداوندا اسکو دائم و قائم رکھ اور اسکو اپنے دین متین کی خدمات مفیدہ کا ذریعہ بنادے-

دعا کی درخواست پر ممکن ہے کہ آجکل ایک طرح کا استہزا کیا جائے- مگر ایسے لوگونکو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر شخص کی فہم و عقل حقائق اشیا کے ادراک کی معیار نہین ہوسکتی- بیشک دعا ایک بڑی چیز ہے- اور بلاریب قریب مجیب حق تعالی کی صفت ہے- دعا اور اسکے اثر کے

لیے ایک واقعہ حضرت سیدنا و مولنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کتاب ازالۃ الخفا سے نقل کیا جاتا ہے- جس سے نہایت عمدہ سبق حاصل ہوسکتا ہے-

جنگ یرموک مین مجاہدین نے حضرت فاروق اعظم کی خدمت مین یہ عرضداشت بھیجی کہ قد جاش الموت الینا یعنی قیصر روم کی طرف سے ایسا عظیم الشان لشکر آیا ہو کہ ہم لوگ اُس کے مقابلہ مین بہت کم ہین - بس یہ سمجھیئے کہ موت کا سیلاب ہم تک پہونچگیا - جلد ہماری مدد کیجئے اور مزید فوج بھیجیے"۔

امیر المومنین نے اسکے جواب مین تحریر فرمایا

قد جاءنی کتابکم	یعنی - تم لوگون کی تحریر پہونچی - تم
وتستمدونی وانی ادلکم	مجھسے مدد مانگتے ہو - مگر مین تمکو
علی من ہو اعز نصرا و	ایسے مددگار کا پتہ بتا تا ہون جسکی
احضر جندا اللہ عزوجل	مدد سب سے زیادہ زوردار اور
فاستنصروہ فان محمداً	جسکا لشکر سب سے زیادہ قوی ہے
صلے اللہ علیہ وسلم	وہ مددگار کون ہی؟ اللہ عزوجل
قد نصر یوم بدر فی	لہذا تم اُسی سے مدد مانگو - دیکھو
اقل من عدتکم	محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بدر کے دن
فاذا جاءکم کتابی	تم سے بھی کم لشکر مین فتح ملی تھی - جس
ہذا فقاتلوہم	وقت میرا یہ خط تمکو ملے تو تم جہاد
ولا تراجعونی -	شروع کردو اور اب دوبارہ
(ازالۃ الخفا)	(اس بارہ مین) مجھے کچھ نہ لکھنا -

پس اسی طرح ہم بھی اُن دردمند اصحاب سے جو مخالفین کے رسائل کی کثرت اور اہل حق کے رسائل کی قلت سے متاثر ہون - جو لوگ النجم کی بے سامانی اور اصلاح و شیعہ - اثنا عشری وغیرہ کی باسامانی دیکھکر اپنے قلوب مین کچھ درد محسوس کرین اُن سے میری التجا ہی کہ وہ اور کوششون سے قطع نظر کرکے اِس بڑی کوشش سے کام لین - اور کارساز حقیقی کی بارگاہ بے نیاز مین بصد خشوع وخضوع دعائین مانگین -

ہین از وخواہ ونخواہ از غیر او
آب در یم جو مجو در خشک جو

توسیع رعایت

چونکہ اِس رسالہ کی اشاعت مین تاخیر ہوئی اِس لیے دفتر النجم کی کتابون مین ماہ ربیع الاول کی وجہ سے جو رعایت کی گئی تھی اُسکی میعاد مین اِس قدر وسعت دی جاتی ہے کہ آخر ماہ ربیع الثانی تک جس قدر رعایتی درخواستین آئینگی سب کی تعمیل انشاء اللہ تعالی کیجائیگی -

{مینیجر النجم}

زہد ورقائق

نمبر ۷

(۴۴) حضرت والد ماجد (حق تعالیٰ اُنپر اپنی رحمت نازل فرمائے) بیان فرماتے تھے کہ جناب میان صاحب اپنے مریدون سے ہدیہ وتحفہ لینے مین بہت احتیاط رکھتے تھے۔ سوا مخصوص لوگون کے اور کسی کا ہدیہ وتحفہ پسند نہ کرتے تھے۔ اور جن لوگون سے اس قسم کی راہ ورسم ہوجاتی اُنکو خود بھی ہدیتاً دیتے رہتے۔

ان کی معاش آبائی جائداد پر تھی۔ کچھ گانؤن کے حِصّے تھے اُنھین کی آمدنی پر بسر اوقات فرماتے اپنا خرچ ایسے عمدہ اسلوب پر رکھتے کہ کبھی قرض ہوتا نہ پس انداز ہوتا۔

حضرت والد مرحوم کی بھی یہی حالت تھی۔ بوقت انتقال نہ کچھ قرض چھوڑا نہ کوئی ذخیرہ۔ فطوبیٰ لہم طوبیٰ لہ

(۴۳) فرماتے تھے کہ جناب میان صاحب اپنے گانؤن کی آمدنی وصول تحصیل کا خود انتظام کرتے کارندہ ملازم رہتا تھا اُسکی جانچ اور نگرانی فرماتے اور اُسکا حساب دیکھتے۔

ف لوگون نے آجکل زہد وتقویٰ اور توکل کا مطلب کچھ اور ہی سمجھ رکھا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس موقع پر کچھ حدیثین اور کچھ اقوال بزرگان دین کے نقل کیے جائین۔

مشکوۃ مین حضرت سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ اُنھون نے فرمایا۔ "لیس الزہد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزہد فی الدنیا قصر الامل"۔ یعنی دنیا مین زُہد کا مطلب یہ نہین ہے کہ موٹے اور کُھرے کپڑے پہنے جائین اور روکھا سوکھا کھانا کھایا جائے۔ بلکہ زُہد اسکا نام ہے کہ دل مین لمبی چوڑی آرزوئین نہ ہون۔

نیز مشکوۃ مین ہے کہ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ زہد کیا چیز ہے؟ اُنھون نے فرمایا۔ کمائی کا پاک ہونا اور اُمیدون کا کوتاہ ہونا"۔

نیز مشکوۃ مین حضرت سفیان ثوریؒ سے منقول ہے "کان المال فیما مضیٰ یکرہ فاما الیوم فھو ترس المومن وقال لولا ہذہ الدنانیر لتمندل بنا ہؤلاء الملوک وقال من کان فی یدہ من ہذہ شیٔ فلیصلحہ فانہ زمان ان احتاج کان اول من یبذل دینہ"۔ یعنی وہ فرماتے ہین کہ زمانہ گذشتہ (یعنی عہد صحابۂ کرام) مین مال بری چیز سمجھا جاتا تھا۔ مگر آجکل تو وہ مومن کی سپر ہے (یعنی ہزارہا آفات سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر روپیہ ہمارے پاس نہ ہوتا تو بادشاہ لوگ ہمکو اپنا خدمتگار بناتے اور فرماتے تھے جس کے

پاس کچھ روپیہ ہو اُسکو چاہیے کہ بحفاظت رکھے کیونکہ روپیہ جسکے پاس نہ ہوگا وہ سب سے پہلے اپنے دین کو رائگان کردے گا۔

اور نیز مشکوۃ مین حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الزہادۃ فی الدنیا لیست تحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لاتکون بمافی یدیک اوثق بمافی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک "

یعنی زہد دنیا مین یہ نہین ہو کہ حلال کو حرام کرے اور مال کو ضائع کرے۔ بلکہ زہد یہ ہو کہ جو چیز اپنے پاس ہو اُسپر بہ نسبت اُس چیز کے جو خدا کے پاس ہو زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ اور مصیبت جب پہونچ جائے تو اسکے ثواب کی رغبت ہو چاہے وہ مصیبت جتنے دنون رہے۔

نیز مشکوۃ مین ایک حدیث ہو کہ اس مین زہد و تقوی کے تمام مدارج ختم کردیے گئے ہین۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہین ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی ہو جو مجھسے یہ چند باتین یاد کرے اور خود انپر عمل کرے یا جو انپر عمل کرے اُسکو سکھائے۔ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا ہی کرونگا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ پانچ باتین ارشاد فرمائین۔

فرمایا " اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مومنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلماً و لا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب " یعنے اُن چیزون سے بچو جو اللہ کی حرام کی ہوئی ہین تو تم سب سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے اور جو خدا نے تمھین دیا ہی اُسپر راضی رہو زیادہ حرص نہ کرو تو تم سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرو تو تم مومن ہو جاؤ گے (یعنی یہ علامت ایمان کی ہی) اور جو بات اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی سب کے لیے پسند کرو تو تم مسلم ہو جاؤ گے اور زیادہ ہنسو نہین ورنہ قلب مرجائیگا

اب لوگون نے خدا اور رسول کے اقوال کو چھوڑ کر اپنے خیالی افسانون کو زہد و تقوی کا معیار بنا رکھا ہی یہ نہین سمجھتے کہ اصل کرامت اور اصل ولایت وہ چیز ہی جو صحابۂ کرام مین تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع مین جس قدر کمال ہو اُسی قدر ولایت کا کمال ہی۔ اور جس قدر اتباع مین نقصان ہو اُسی قدر کمی ہی۔

مپندار سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پے مصطفےٰ

بحث نسخ

(سلسلہ کیلیے النجم ۔ صفر ملاحظہ ہو)

خلاصہ یہ کہ اس قدر یقینی اور قطعی ہے کہ قرآن شریف مین نسخ واقع ہوا - اب جو کچھ اختلاف ہی وہ نسخ کی مثالون مین ہی۔

نسخ کا قرآن شریف مین واقع ہونا خود قرآن ہی سے ثابت ہی۔ کئی آیتین اس مضمون کو بصراحت بیان کررہی ہین - ایک آیت یہ ہے "ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا" یعنی ہم جب کوئی آیت منسوخ کرتے ہین یا اسکو بھلا دیتے ہین تو اس سے بہتر آیت نازل کرتے ہین

دوسری آیت یہ ہے۔ سنقرئک فلا تنسے الا ما شاء اللہ" یعنی ہم تمکو پڑھا دینگے پھر تم کبھی بھولوگے مگر وہی چیز جسکا بھلا دینا اللہ کو منظور ہو۔

نیز سلف سے آج تک جواز نسخ اور وقوع نسخ پر اجماع ہی۔ اور ایسا اجماع بغیر شارع کی نص کے نہین ہو سکتا۔

کسی چیز کے فروع مین اختلاف کا واقع ہونا اس شی کے وجود مین خلل انداز نہین ہو سکتا۔ سرسید کی تحریر متعلق بحث نسخ اسوقت پیش نظر نہین ہی انشاء اللہ آیندہ کسی موقع پر انکی تحریر کا شافی جواب دیا جائیگا اور اس مین منکرین نسخ کے تمام شبہات کا استیصال ہو جائیگا۔

اب رہی یہ بات کہ کتب سابقہ منسوخ ہوین یا نہین - کتب سابقہ کا منسوخ ہونا اجماعیات قطعیہ سے ثابت ہی۔ اور نیز قرآن کریم کی متعدد آیتین اسپر دلالت کرتی ہین۔ سب سے تحویل قبلہ کی آیت پر غور کیا جائے۔ یہ آیت کتب سابقہ کے نسخ پر نص صریح ہی - نیز قرآن شریف مین جواز نسخ کو بھی ثابت کرتی ہی۔

یہ ظاہر ہی کہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا شرائع سابقہ کا ایک متفق علیہ مسألہ تھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہی کہ ابتدای اسلام مین جتنے دنون بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی وہ بھی حکم خدا سے تھا۔ پس جب ایک حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو دوسرے احکام کے منسوخ ہو جانیمین کیا استبعاد باقی رہگیا

دوسری آیت یہ ہی۔ "ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ" یعنی جو شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کریگا تو اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔

قبول نہ کیے جانے کی اسکے سوا کیا وجہ ہو سکتی ہی

سلام کے سوا اور جس قدر ادیان ہین سب منسوخ
ہوگئے ۔ حکم منسوخ پر عمل کرنا نامقبول ہے ۔

نیز اگر کوئی شخص بطور خود کتب سابقہ کے
احکام کو قرآن کریم کے احکام سے ملا کر دیکھے تو اُسپر
یہ بات مخفی نہین رہ سکتی کہ دونون مین صریح تضاد
ہے ۔ اس صریح تضاد کے ساتھ دونون حکم ہرگز محکم
نہین ہو سکتے ۔ انمین سے ایک منسوخ ہے دوسرا
محکم ۔ اور یہ بھی متعین ہے کہ حکم سابق منسوخ اور
حکم لاحق ناسخ ہوتا ہے ۔

باقی رہی کتب سابقہ کے محرف ہونیکی بحث
وہ بھی اِسوقت مختصراً لکھی جاتی ہے ۔ انشاء اللہ تعالی
آیندہ کسی پرچہ مین سرسید کی تحریر کا جواب لکھا جائیگا
اُسمین یہ بحث بھی مبسوط لکھی جائیگی ۔

اِس مقام پر دو پہلو ہین ۔ ایک یہ کہ کتب سابقہ
کے محرف نہونے کا یقین ہونا ۔ دوسرے یہ کہ محرف
ہونے کا یقین ہونا ۔ بالفرض اگر مان بھی لیا جائے
کہ کتب سابقہ کے محرف ہونے کا یقین نہین ۔ تو انکے
محرف نہونیکا بھی یقین نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ کوئی ایسی
سند اِن کتابون کے ساتھ نہین ہے جس سے ہم یقین
کر سکتے ہون کہ یہ وہی کتابین ہین جو منجانب اللہ اُن
خاص خاص نبیون پر (جنکی جانب یہ منسوب ہین) نازل
ہوئی تھین ۔ انتہا یہ ہے کہ جیسی سند ایک ضعیف حدیث
کے لیے ہم لوگون کے پاس ہوتی ہے ۔ ویسی سند بھی
ان کتابون کے ماننے والے پیش نہین کر سکتے ۔

اور جب انکا محرف نہونا یقینی نہوا تو ان
کتابون کا عدم و وجود برابر ہوگیا ۔ اور جو مقصود اصلی
مضمون نگار کا ہے کہ کچھ ضرورت پابندیِ مذہبِ اسلام کی
نہین ہے اور یہ کہ نجات مذہب اسلام مین منحصر نہین
ہے بلکہ جو مذہب بھی اختیار کر لیا جائے نجات کیلیے
کافی ہے ۔ حاصل نہین ہو سکتا ۔ لہذا بعد اس
تقریر کے کچھ ضرورت باقی نہین رہتی کہ دوسرے پہلو پر
بحث کیجائے ۔ لیکن پھر بھی شریعت اسلامیہ مین اسپر
براہین قائم ہین ۔ مدار استدلال صرف آیۂ کریمہ
یحرفون الکلم عن مواضعہ ۔ پر نہین ہے ۔ جیساکہ مضمون
نگار صاحب کا خیال ہے ۔ بلکہ اس مقصد کیلیے اور بھی
بہت سی آیتین ہین ۔

مثلاً یہ آیت ۔ فویل للذین یکتبون الکتب
بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا
فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ۔ یعنے
خرابی ہے اُن اہل کتاب کے لیے جو اپنے ہاتھون سے
ایک تحریر لکھتے ہین ۔ پھر کہتے ہین کہ یہ خدا کے یہان
سے نازل ہوئی ہے ۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسکے عوض

مین تھوڑے سے دام حاصل کرین - پس خرابی ہی اُن لوگون کے لیے بوجہ اس چیز کے جو وہ لکھتے ہین اور خرابی ہی اُن لوگون کے لیے بوجہ اسکے جو کماتے ہین

نیز یہ آیت ہی - یقولون ہو من عند اللہ وما ہو من عند اللہ و یقولون علی اللہ الکذب وہم یعلمون

یعنی یہ اہل کتاب کہدیتے ہین کہ فلان کلام خدا کی طرف سے اترا ہی - حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہین اُترا - یہ لوگ خدا پر دیدہ و دانستہ افترا کر لیتے ہین -

یہ اور اسی قسم کی متعدد آیتین اس بات کو ثابت کر رہی ہین کہ اہل کتاب لفظی تحریف کیا کرتے تھے - معنوی تحریف پر یہ آیتین کسی طرح منطبق نہین ہو سکتین - جیسا کہ ظاہر ہی -

احادیث کے لغو لاطائل یا معما و چیستان ہونے کی جو بحث مضمون نگار نے اُٹھائی ہی اسپر کوئی سند یا دلیل نہین پیش کی - شاید آیندہ حصۂ مضمون مین (جو میری نظر سے نہین گزرا) کچھ لکھا ہو -

احادیث کے متعلق اس قسم کے خیالات کا ظاہر کرنا اس بات کی روشن دلیل ہی کہ مضمون نگار صاحب نے کوئی کتاب حدیث کی نہین دیکھی - نہ اُس انتظام و اہتمام کی اُنکو کچھ خبر ہی جو محدثین نے جمع احادیث مین ملحوظ رکھے -

عجب لطف کی بات ہی - تاریخی کتابین معتبر ہون اُن کتابون مین جو واقعات لکھے ہوے ہین صحیح مانے جائین - اور حدیثین سب نا معتبر - حالانکہ جاننے والے جانتے ہین کہ محدثین نے جو التزامات واقعات کے نقل کرنے مین کیے ہین انکا عشر عشیر بھی مورخین نے نہین کیا -

اس سے انکار نہین کہ سب حدیثین ایک مرتبے اور ایک درجے مین نہین ہین - بعض حدیثین ایسی بھی ہین جو واجب الرد ہین - اور اسکے لیے بھی محدثین نے اصول و قواعد و ضوابط منضبط کیے ہین - اُن اصول و قواعد کی مدد سے ہر حدیث کا حال معلوم ہو سکتا ہی کہ یہ کس درجے کی حدیث ہی اور آیا اسکو رد کر دینا چاہیے یا قبول کرنا چاہیے -

علمای مسلمین کی ایک جماعت صدیون تک اس فن حدیث کی خدمت کرتی رہی - اور ایسی ایسی شاقہ محنتین انھون نے اس خدمت مین کین جو ایک طرح طاقت بشری سے باہر سمجھی جاتی ہین -

لیکن اگر معاذ اللہ یہ فن بالکل لغو ہوا اور یہ دفتر سب بے معنی ہو جائے تو لازم آئیگا کہ یہ سب محنتین رائگان اور عبث ہون -

کون عقلمند ہی جو تھوڑی دیر کیلیے بھی ان عقلای

افاضل کی ایک جماعت عظیمہ کو ایک فعل عبث پر متفق تسلیم کرلے۔

اِس قسم کے مضامین کا مقصد یہ ہوتا ہی کہ مسلمانون مین الحاد کی اشاعت کیجائے۔ جس قدر اشاعت اُلحاد کی ہوچکی۔ اسی کا خمیازہ کیا کم ہی جو مسلمان بھگت رہے ہین۔ اب جو اس سے زیادہ الحاد کو ترقی ہوگی تو دیکھیے اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہی۔ اعاذنا اللہ من ذلک

ماہ ربیع الاول

یہ وہی مبارک مہینہ ہی جس مین دنیا کو ایک بہار بےخزان کی دولت ملی۔ یہ ایمان واسلام کی ربیع کا مہینا ہی۔ جسمین خدا کی طرف سے ایک منادی آیا اور اُس نے آمنوا بربکم کا مخلوق مین نعرہ بلند کیا۔ تیرہ سو برس سے آسمان کے نیچے جو آمنا بربنا کا غل ہی یہ اُسی صدائے روح پرور کا اثر ہی جب یہ مہینا آتا ہی تو اہل ایمان کے قلوب کو اُسی دولت سرمدی کی یاد تازہ ہوجاتی ہی کہ یہی وہ مہینا ہی۔ جسمین ہمارے سردار بہترین انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ظہور مین آئی

یہی وہ مہینا ہی جسمین آپ کو نبوت عطا ہوئی یہی وہ مہینا ہی جسمین آپ ہجرت کرکے مدینہ منورہ پہونچے

بنائً علیہ ایک ارادہ جو بہت دنون سے دل مین مخفی تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مین کوئی مختصر رسالہ لکھا جائے۔ جسمین ابتدائے ولادت سے وفات تک کے مختصر حالات ہون اسوقت تازہ ہوگیا اور خدا کا نام لے کر مین نے چاہا کہ النجم کے صفحات کو اس مبارک تذکرے سے زینت دون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مین بیحد وبےشمار کتب بین اہل اسلام نے لکھی ہین۔ مطول ومختصر ہر طرح کی کتابین موجود ہین۔

اسوقت میری پیش نظر ان مختصر رسائل مین سے ماثبت بالسنہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اور سرور المحزون شیخ ولی اللہ محدث دہلوی کی ہی اور اسد الغابہ کا دیباچہ ہی۔ اور نیز کچھ اور کتابون سے بھی اخذ کیا گیا ہی

اللہ تعالی اگر قبول فرمائے تو بہت کافی و وافی ہے۔ یہ مختصر رسالہ مین اس نیت سے لکھتا ہون کہ ناواقف مسلمان اسکو یاد کرین اور کم ازکم اس قدر اجمالی حالات اپنے پیغمبر کے اپنے دل مین محفوظ رکھین اور نیز مبتدی بچونکو یہ رسالہ پڑھا دیا جائے بچپن سے انکے کان خدا ورسول کے ذکر سے متاثر ہون۔

مختصر سیرت نبی امیؐ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اگرچہ اس وقت صرف حالات ولادت اور وفات شریف کا لکھنا منظور تھا لیکن دل نے تقاضا کیا کہ اسی سلسلہ مین مختصر سیرت آپکی لکھدی جائے۔ اسمین کچھ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی معرفت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہی کیونکہ بغیر معرفت سیرت کے آپ کی ذات کی معرفت نہین ہو سکتی اور یہ ظاہر ہی کہ آپکی ذات کی معرفت ایمان کا مدار ہی نیز بغیر معرفت سیرت کے آپ کی محبت دل مین جاگزین نہین ہو سکتی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جبتک آپکی محبت تمام ماسوا کی محبت پر غالب نہو آدمی ایماندار نہین ہو سکتا۔

یہ مختصر سیرت جو اس مقام مین لکھی جاتی ہی اجمال و تفصیل کے درمیان مین ہی جسکا حفظ کر لینا کسی پر دشوار نہین بہت تحقیق کیساتھ اکابر محدثین کی آسکے کے موافق روایات معتبرہ کا التزام کیا گیا ہی واللہ الموفق حق تعالیٰ اسکو قبول فرمائے اور برادران اسلامی کو اس سے منتفع کرے۔

محمد عربی کابروی ہر دو سرا است ٭
کسے کہ خاک درش نیست خاک برسر او

نام و نسب

ہمارے پیغمبر سردار بنی آدم حبیب رب اکرم شفیع روز جزا تکیہ گاہ ہر دو سرا کا نام نامی[1] محمدؐ اور احمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور کنیت[2] آپکی ابو القاسم ہی آپکے والد ماجد کا اسم گرامی عبداللہ تھا اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ۔ نسب پدری آپکا اسطرح ہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیّ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان[3]۔ اور نسب مادری اسطرح ہی آمنہ[4] بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ابن کلاب بن مرہ الخ

[1] یہ دونون نام آپکے اسم ذات ہین جنمین سے دوسرا نام بالتخصیص کتب سماویہ سابقہ مین زیادہ تر مذکور ہوا ہی اور اسمای صفاتی آپکے بہت ہین جنکو علما نے بتفصیل ذکر کیا ہی جیسے بشیر نذیر رؤف رحیم طٰہٰ یٰسین وغیرہ وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[2] کنیت اس نام کو کہتے ہین جسکے شروع مین اب یا ام کی لفظ ہو کنیت کبھی حقیقی ہوتی ہی یعنے کوئی بیٹا اس نام کا ہوتا ہی جیسے آپ کی کنیت اور کبھی مجازی ہوتی ہی جیسے حضرت علی کی کنیت ابو تراب ۱۲

[3] اس قدر نسب آپ کا متفق علیہ ہی مگر اسکے بعد اختلاف ہی ۱۲

[4] شیخ عبدالحق محدث دہلوی ما ثبت بالسنۃ مین لکھتے ہین کہ اکثر محدثین اور ماہرین فن کا یہی قول ہی ۱۲

ولادت با سعادت

ولادت شریف آپکی خاص شہر مکہ مین ہوئی جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کیوقت سے آپکے آبائے کرام کا مسکن اور وطن تھا۔ جس سال واقعہ فیل پیش آیا اسی سال جبکہ نوشیروان عادل بادشاہ فارس کی سلطنت کا چالیسوان سال تھا ربیع الاول کے مہینے مین دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت آٹھوین[۱] تاریخ کو اور بقول بعض[۱] بارھوین کو آپ پیدا ہوے اور اس خاکدان تیرہ کو اپنے جمال جہان آرا سے منور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم۔

جس وقت سے آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر و اقدس مین رونق افروز ہوئے اسوقت سے جو جو عجائب و غرائب از قبیل معجزات و برکات ظاہر ہوئے بیشمار ہین جسقدر بہ اسانید صحیحہ ثبوت کو پہونچگئے ہین انمین سے چند[۲] اس مقام پر زیب رقم کیے جاتے ہین۔

(۱) قریش چند سال پیشتر سے بہت تنگی و قحط سالی مین مبتلا تھے فقر و فاقہ کے سبب سے عجیب حالت تھی حضرت آمنہ کے حاملہ ہوتے ہی وہ حالت مصیبت کی راحت سے مبدل ہوگئی خوب پانی برسا اور تمام زمین سرسبز و شاداب ہوگئی ایسا انقلاب ہوا کہ لوگون نے اس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج یعنی کشادگی اور خوشی کا سال رکھا۔

(۲) حضرت آمنہ بیان کرتی ہین کہ جب وہ اس عزت و شرف کے ساتھ مشرف ہوئین کہ اشرف المخلوقات کا جلوہ انکے شکم مبارک مین چمکا تو خواب و بیداری کی درمیانی حالت مین انھون نے دیکھا کہ اے آمنہ تمھارے حمل مین اس امت کا سردار ہے اور اس قسم کے خواب وہ برابر زمانہ حمل مین دیکھتی رہین

(۳) حضرت آمنہ یہ بھی فرماتی ہین کہ زمانہ حمل مین ثقل و گرانی طبیعت کی بے لطفی مالش وغیرہ عورتونکو جسطرح معلوم ہوتی ہے مجھے کچھ نہین معلوم ہوا۔

(۴) بوقت ولادت باسعادت حضرت آمنہ کی آنکھون سے حجابات اٹھ گئے تھے ایک روشنی انکو ایسی معلوم ہوئی کہ ملک شام کے محل انھون نے دیکھے اور دیکھا کہ تین جھنڈے گڑے ہوئے ہین ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک کعبہ کی

---

[۱] شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنہ مین لکھتے ہین کہ اکثر محدثین اور ماہرین فن کا یہی قول ہے ۱۲

[۲] حالات قبل از نبوت جنمین کچھ مافوق الفطرۃ کیفیت تھی وہی مروی ہین کیونکہ اُس وقت کے حالات کو اس نظر سے کوئی دیکھنے والا نہ تھا جس نظر سے حالات بعد از نبوت دیکھے گئے ۱۲

چھت پر۔ اور انھون نے یہ بھی دیکھا کہ کچھ پرندہ سفید رنگ کے اڑ رہے ہین جنکی منقار زمرد کی ہے اور بازو یاقوت کے ہین اور کچھ عورتین بہشتی حوریں کھڑے ہین جنکے ہاتھون مین چاندی کی صراحیان ہین

(۵) جس شب کی صبح کو ولادت باسعادت ظہور مین آئی کسریٰ بادشاہ فارس کا محل ہلنے لگا اور چودہ کنگرے اسکی عمارت کے گر گئے اور آتش فارس جو ہزار سال سے روشن تھی اور اسکی پرستش کیجاتی تھی دفعتہً بجھ گئی اور چشمہ ساوہ خشک ہوگیا۔

(۶) ایک یہودی بغرض تجارت مکہ مین مقیم تھا شب ولادت مین اُسنے سب یہودیون کو جمع کر کے کہا کہ احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ستارہ نکل آیا وہ آج کی رات مین پیدا ہو جائینگے چنانچہ پھر اُسنے قریش سے پوچھنا شروع کیا کہ کسی کے یہان ولادت تو نہین ہوئی معلوم ہوا حضرت عبد المطلب کے یہان ولادت ہوئی ہے یہ سب یہودی حضرت آمنہ کے در دولت پر حاضر ہوئے اور خواہش کی کہ ہم اس بچہ کو دیکھنا چاہتے ہین چنانچہ انھون نے دکھا دیا دیکھتے ہی وہ یہودی بیہوش ہوگیا اور کہنے لگا ہائے افسوس بنی اسرائیل سے نبوت نکل گئی۔

(۷) حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ جس وقت آپ پیدا ہو چکے مینے دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور وہ آپ کو اٹھا لے گیا پھر مینے ایک منادی کو سنا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ انکو تمام دنیا مین پھراؤ کیا مشرق کیا مغرب اور دریاؤن مین بھی انکو لیجاؤ تاکہ سب لوگ انکے نام اور شکل و صورت اور صفت و سیرت سے واقف ہو جائین اور سمجھ لین کہ یہی وہ شخص ہین جنکے زمانہ مین شرک مٹ جائیگا پھر اسکے تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ ابر ہٹ گیا اور حضرت میرے پاس آ گئے

تربیت و رضاعت

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر مین تھے آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کی وفات ہوگئی حضرت عبد المطلب نے انکو چھوہارے خریدنے کیلئے مدینہ منورہ بھیجا تھا وہین انھون نے وفات پائی۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات اسوقت ہوئی جبکہ آپ کی عمر چار برس کی تھی آپکے والد ماجد کی وفات کے بعد آپ کی کفالت آپکے جد امجد حضرت عبد المطلب نے اپنے ذمہ لی جب آپکی عمر شریف آٹھ برس دو مہینہ دس روز کی ہوئی

---

(۵۱) بعض روایتون مین ہے کہ حضرت پیدا ہو چکے تھے ۱۲

(۵۲) اس تعداد مین بھی اختلاف کیا گیا ہے ۱۲ (ف) حضرت کے والدین ماجدین کے ایمان کفر کے متعلق بہتر طریقہ یہ ہے کہ سکوت کیا جائے بعض احادیث مین آیا ہے کہ وہ دونون زندہ کیے گئے اور حضرت پر ایمان لائے ۱۲

تو حضرت عبدالمطلب نے بھی اس دار فانی سے رحلت
فرمائی اور آپکی کفالت کا شرف حضرت ابوطالب
کو ملا۔ عرب مین یون بھی پڑھنے لکھنے کا چندان
رواج نہ تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ
یتیم تھے اسلیئے کوئی اس طرف توجہ کرنے والا بھی
نہ تھا اور بچپن کی یتیمی کے باعث آپ کی دل
شکستگی کا بھی خیال آپکے کفالت کرنے والون کو
زیادہ ہوتا تھا غرض اس قسم کے وجوہ سے آپ
کو کسی استاد کے سامنے زانوے ادب تہ کرنیکی
نوبت نہ آئی اور آپ امی ہی رہے۔

عرب مین یہ دستور تھا کہ مائین بہت کم اپنے
بچون کو دودھ پلاتی تھین بلکہ اطراف وجوانب مین
کچھ قبیلے ایسے تھے جنکی گذر اوقات اسی پیشۂ رضاعت
پر تھی یہ کام انسے لیا جاتا تھا وہان کی عورتین ہر
موسم مین آکر شہر سے بچون کو لیجاتی تھین اور ایام
رضاعت کے تمام ہو جانے کے بعد پھر انکو انکے
والدین کے پاس پہونچا جاتی تھین چنانچہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو سب سے
پہلے آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے ۳ دن یا ۷ دن
آپکو دودھ پلایا پھر ثوبیہ کنیز ابولہب نے جنکو ابولہب نے
حضرت کی ولادت کی بشارت کے صلہ مین آزاد کر دیا تھا
پھر خولہ بنت منذر اور ام ایمن نے پھر قبیلہ سعد کی ایک
عورت نے پھر تین عورتون نے جنمین سے ہر ایک کا
نام عاتکہ تھا مگر ان سب نے تھوڑے تھوڑے دنون دودھ
پلایا زیادہ حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب نے جو قبیلہ بنی سعد سے ہین آپ کو
دودھ پلایا وہ ان سب کے بعد اس دولت سے مشرف ہوئین
وہ فرماتی ہین کہ مین اپنے قبیلہ کی چند عورتون کے
ہمراہ دودھ پینے والے بچون کی تلاش مین مکہ
آئی اس زمانے مین ہمارے یہان قحط سالی
سخت تھی خود میرے اسقدر دودھ بھی نہ تھا جو
میرے بچہ کو کفایت کرتا نہ ہماری اونٹنی اسقدر
دودھ دیتی تھی کہ ہماری ضرورت رفع ہوتی میرے
ساتھ جتنی عورتین تھین سب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتین مگر جب انکو یہ معلوم ہوا کہ
آپ یتیم ہین اور آپ کی رضاعت مین کسی معقول
نفع کی امید نہین ہے تو سب نے انکار کر دیا اور اور
بچے لے لیئے فقط مین ایک باقی رہگئی کہ مجھے کوئی
بچہ نہ ملا اور مجبور ہو کر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو قبول کیا جب مین آپ کو لیکر چلی تو بہت
سے عجائب وغرائب مشاہدہ کیئے جس گدہی پر
مین سوار تھی اسنے کعبہ کیطرف سجدہ کیا اور یا تو وہ
بیحد شکستہ تھی یا تمام قافلہ سے آگے چلنے لگی
اس قسم کے حالات دیکھکر میری ساتھ والیان
کہنے لگین کہ حلیمہ کی تو عجب شان ہی محض آپ کی

برکت سے ہماری وہ تنگی وعسرت دفع ہوگئی اور ہماری مویشیون کا دودھ بھی خوب ہونے لگا مدت رضاعت کے ختم ہونے کے بعد مین آپکو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس لے گئی مگر میرا دل آپکے چھوڑنے کو نہ چاہتا تھا چنانچہ مینے آپکی والدہ ماجدہ کو باصرار اس امر پر راضی کیا کہ ابھی چندروز آپ اور میرے پاس رہین پس مین پھر آپ کو واپس لے گئی مگر پھر اسکے دو یا تین مہینہ کے بعد واقعہ شق صدر پیش آیا جس سے مین ڈر گئی اور مناسب یہی معلوم ہوا کہ آپ کو بخیریت واپس کرکے امانت سے سبکدوش ہوجاؤن۔

ف شق صدر کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ اسوقت جب آپ حلیمہ سعدیہ کے یہان تھے اور انکی بکریون کے ساتھ چراگاہ تشریف لے گئے تھے اور دوسری مرتبہ جبکہ آپ کی عمر شریف دس برس کی تھی اُس وقت آپ جنگل مین تھے اور تیسری مرتبہ بوقت بعثت اور چوتھی مرتبہ بوقت معراج۔ پیش آیا صورت یہ ہوتی تھی کہ فرشتے آپ کا سینہ مبارک چاک کرکے آپ کے قلب انور کو نکالکر ایک طشت مین جسمین آب زمزم بھرا ہوتا تھا دھوتے تھے اور کدورت وغیرہ صاف کرتے تھے۔

حالات قبل از نبوت

اگرچہ قبل از نبوت آپکے حالات کی حفاظت کی کیطرف لوگون کی ایسی توجہ نہ تھی اسی سبب سے بہت سے حالات مروی نہین ہوئے مگر تاہم چونکہ آپ کے حالات معمولی نہ تھے لہذا بعض بعض حالات جنمین کچھ مافوق الفطرۃ باتین تھین لوگون کو یاد رہگئے اور وہ روایت مین آئے چنانچہ بالاختصار چند واقعات لکھے جاتے ہین

(۱) حضرت حلیمہ فرماتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے مینے اپنا داہنا پستان دیا آپنے دودھ پیا بعد اسکے مینے ہرچند چاہا کہ بائین پستان سے بھی آپ پئین مگر آپنے نہ پیا اور ہمیشہ یہی دستور رہا کہ داہنے پستان کا دودھ آپ پی لیتے تھے اور بائین پستان کا اپنے رضاعی بھائی کیلئے چھوڑ دیتے تھے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بچپن مین بھی شل اور لڑکون کے کھیل کود مین مشغول نہوتے تھے بلکہ جب آپ اور لڑکون کو کھیلتا ہوا دیکھتے تو اُنسے علیحدہ ہوجاتے۔ کبھی شل اور لڑکون کی کسی بات پر آپ کو تنبیہ وتادیب کی ضرورت نہین ہوئی بلکہ آپکے خاندانی بزرگ خود ہی

آپ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے آپ کو بچپن مین جو
شخص دیکھتا وہ یہ ضرور سمجھ لیتا کہ آپ آیندہ کوئی
چیز ہونے والے ہین آپ کے جد امجد حضرت
عبدالمطلب سردار قریش تھے انکے لیے خانہ کعبہ مین
فرش بچھایا جاتا تھا جسپر بلحاظ ادب کوئی اور نہ
بیٹھتا تھا مگر حضرت جب تشریف لیجاتے تو اسی
فرش پر بیٹھتے ایکمرتبہ کسی نے منع کیا تو حضرت
عبدالمطلب نے کہا منع نکرو یہ میرا بیٹا اسی قابل ہی

(۳) قبل از نبوت دو مرتبہ شق صدر واقع ہوا
ایکمرتبہ حضرت حلیمہ کے یہان جسکو حضرت حلیمہ کے
بیٹے نے بھی دیکھا اور وہ دوڑتے ہوے اپنی والدہ
کے پاس گئے اور کہا کہ میرے قریشی بھائی کو
دو سفید پوش مردون نے آکر لٹایا اور انکا
سینہ چاک کر دیا۔

(۴) جب آپ دھوپ مین چلتے تو ایک ابر کا
ٹکڑا آپکے سر پر سایہ کرتا دھوپ کا اثر آپ تک نہ
پہونچتا حضرت حلیمہ کہتی ہین کہ مین کبھی گوارا نکرتی
تھی کہ آپ گھر سے باہر کسی دور مقام مین جائین
ایک روز میری غفلت مین آپکی رضاعی بہن شیما
دوپہر کیوقت آپ کو بکریون کے ساتھ جنگل لے
گئین مین شیما پر خفا ہوئی کہ ایسی دھوپ مین تم

کیون انکو باہر لے گئین تو انھون نے جواب دیا
کہ اے امان میرے قریشی بھائی کو دھوپ سے
کوئی تکلیف نہین ہوتی ابر انپر سایہ کر لیتا ہی۔

(۵) حضرت عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہی کہ وہ
کہتے تھے مینے بچپن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ چاند سے باتین کرتے تھے اور
اپنی انگلی سے اسکو اشارہ کرتے تھے جس طرف
آپ اشارہ کرتے تھے وہ ہٹ جاتا تھا۔

(۶) حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد ایک
مرتبہ مکہ مین سخت قحط پڑا تو قریش نے حضرت ابوطالب
سے کہا کہ دعا مانگیے چنانچہ ابوطالب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر باہر نکلے اور حضرت کو کعبہ کے
پاس آکر کھڑا کیا اور حضرت کے توسل سے دعا مانگی
دعا مانگتے ہی خوب پانی برسا اسی مضمون کو ابوطالب
نے اپنے اس شعر مین نظم کیا ہی۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهہ
ثمال الیتامی عصمتہ للارامل

(۷) بت پرستی اور بے حیائی کے کامون سے آپ
ہمیشہ مجتنب رہے اگرچہ اسوقت تک آپ یہ نہ
جانتے تھے کہ یہ چیزین کیون قبیح ہین اور ان کے
اجتناب مین کیا فوائد ہین مگر طبعی نفرت ان کامون سے

آپ کو باز رکھتا تھا زمانہ جاہلیت مین برہنہ طواف
کرنا بڑی عبادت سمجھا جاتا تھا ایک مرتبہ لوگون نے
آپ سے بھی اصرار کیا یہانتک کہ جبراً آپکی ازار
مبارک کھول ڈالی اسوقت آپ بیہوش ہوکر گر گئے

(۸) امانت اور صداقت آپکی اسقدر تجربہ مین آچکی
تھی اور تمام مکہ مین مشہور تھی کہ آپ کا لقب امین
اور صادق تھا۔

(۹) کبھی آپ کو مکہ سے باہر جانے اور سفر کرنے کا
قبل از نبوت اتفاق نہین ہوا صرف دو بار
آپ کو شام کی طرف سفر کرنے کا اتفاق ہوا پہلی
بار اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ جبکہ آپ کی عمر شریف بارہ
سال کی تھی جسوقت قافلہ شہر بُصریٰ مین پہونچا تو
بحیرا راہب نے جو مذہب عیسوی کے عالم اور درویش
تھے آپ کو دیکھکر پہچان لیا اور ابوطالب سے کہا کہ یہ خدا
کے رسول ہین یہ وہی نبی امی ہین جنکی بشارت
توراۃ وانجیل مین ہے جسوقت آپ لوگ یہان اترے
تو درختون نے اور پتھرون نے انکو سجدہ کیا یہ بات
نبی کے ساتھ مخصوص ہے آپ انکو ملک شام مین
نہ لیجائیے مکہ واپس جائیے ورنہ یہودان شام سے
انکو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

اور دوسری بار آپنے حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ کے
ہمراہ بغرض تجارت خدیجہؓ کیطرف سے سفر کیا اس
مرتبہ خاص ملک شام مین پہونچے اور ایک گرجا کے
قریب قیام کیا اُس گرجا کے پادری نے آپ کو
دیکھکر پہچان لیا۔ میسرہ کا بیان ہے کہ جب دھوپ کا
وقت ہوتا تو دو فرشتے آپ پر سایہ کرتے۔

(۱۰) حضرت خدیجہ قریش مین بڑی صاحب حسب
اور صاحب تدبیر و عقل تھین کہ عورتون مین کم
ایسی باتین ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اوصاف جمیلہ سن سن کر اور یہ معلوم کر کے
کہ علماے یہود و نصاریٰ آپکی نسبت نبی موعود ہونے کا
خیال رکھتے ہین اسبات کی محرک ہوئین کہ آپ انکو اپنی زوجیت
مین قبول فرمائین حضرت نے منظور فرمایا اسوقت آپکی عمر شریف
پچیس سال اور حضرت خدیجہ کی ۴۰ سال کی
آپ نے اسکو منظور کیا اور ابوطالب نے آپکا نکاح
کر دیا خطبہ نکاح مین ابوطالب نے ایک جملہ یہ بھی کہا
ابن اخی هذا محمد بن عبد الله لا يوزن
برجل الا رجح به وان كان في المال قل
فان المال ظل زائل وامر حائل یعنی میرے یہ
بھتیجے محمد بن عبد اللہ ایسے ہین کہ دنیا مین کوئی
شخص انکا مثل نہین گو مال انکے پاس نہین ہے
مگر مال ایک عارضی چیز ہے۔

(۱۱) جب عمر شریف پینتیس سال تھی اسوقت قریش نے

ارادہ کیا کہ کعبہ مکرمہ کی از سر نو تعمیر کرین، عمارت سابقہ بچند وجوہ قابل ترمیم تھی چنانچہ اسکو منہدم کر کے نئی عمارت کی بنیاد قائم کی عمارت کا خاص حصہ ہر قبیلہ نے تقسیم کر لیا جب حجر اسود کے رکھنے کی نوبت آئی تو بڑی نزاع ہوئی ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یہ شرف مجھکو حاصل ہو اور حجر اسود مین رکھون بالآخر سب اس بات پر متفق ہوئے کہ اسوقت سب سے پہلے جو شخص مسجد کے دروازہ سے آئے اسکو حکم بناوین اور اسکے فیصلہ کو سب بخوشی قبول کرین اتفاق سے اسوقت مسجد کے دروازہ سے سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکو دیکھتے ہی ہر طرف سے آواز آئی کہ وہ امین آگئے انکے فیصلہ پر ہم سب راضی ہین حضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ حجر اسود اپنے دست حق پرست سے اٹھاکر ایک چادر مین رکھدیا اور فرمایا کہ اس چادر کو تمام قبائل کے لوگ ملکر اٹھائین پھر مقام مقصود پر پہونچکر آپنے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھاکر رکھدیا سب لوگ اس فیصلہ سے بہت خوش ہوئے اور وہ نزاع بھی مٹ گئی اور ایک بڑی کرامت آپکی نمایان ہوئی

(۱۴) نبوت سے پہلے کسب معاش مین بھی دو تین مرتبہ آپکا وقت گرامی کچھ کچھ صرف ہوا چنانچہ ایکمرتبہ مین بغرض تجارت تشریف لیگئے۔ اور دنون اہل مکہ کی بکریان اجرت پر چرائین جو سنت قدیمہ انبیا ہے اور بالکل آخر آخر مین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مضاربت کا معاملہ کیا اور شام بغرض تجارت تشریف لیگئے۔

بعثت

جب عمر شریف ۴۰ برس کی ہوئی تو دوشنبہ کے دن ۱۷ رمضان کو اور بقولے ۲۴ رمضان کو اور بقول دیگر ۸ ربیع الاول کو وہ دولت کبری آپکو عنایت ہوئی جو ازل سے آپ کے لئے نامزد ہو چکی تھی جسکی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی تھی جسکی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی تھی۔ یعنی آپ کو اپنے کافہ مخلوق کیطرف رسول بنایا اور نبوت کا گران بہا تاج آپکے فرق اقدس واطہر پر رکھا۔

ابتدا نبوت کی اس طرح پر ہوئی کہ کچھ پہلے سے سچے سچے خواب آپ کو دکھائے جانے لگے جو خواب آپ دیکھتے بہت جلد اسکی تعبیر ہو بہو ظہور مین آتی اور یہ ہوا کہ جب آپ کا گذر کسی درخت یا پتھر کیجانب ہوتا تو آواز آتی السّلام علیك یا رسول اللّٰه رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی دیکھتے اور داہنی بائین جانب بھی کہ یہ سلام کس نے کیا مگر سوا درختون اور پتھرون کے کوئی نظر نہ آتا بہت متعجب ہوتے پھر یہ ہوا کہ آپکی طبیعت مین خلوت نشینی کا میلان پیدا کر دیا گیا اسقدر کہ مخلوق کی صحبت سے بہت وحشت ہوتی اور طبع مبارک بہت گھبراتی اسوقت سے آپ کا یہ معمول ہو گیا کہ حضرت خدیجہ سے کئی کئی دن کا ناشتہ تیار کرا لیتے اور

اور اس ناشتہ کو لے کر غار حراء مین تشریف لیجاتے حراء ایک پہاڑ کا نام ہی - اسمین ایک غار تھا اسی غار مین جاکر بیٹھتے اور کئی کئی روز باہر نہ نکلتے جب ناشتہ ختم ہو جاتا تو پھر تشریف لاتے اور ناشتہ تیار کرا کے پھر لیجاتے - یہان تک کہ ایک روز آپ اسی غار مین ایک پتھر سے تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تھے کہ آپ کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا پیچھے سے کسی نے دھکا دیا - آپ نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا - اسکے بعد ہی حضرت جبریل آپکے سامنے آئے اور آپ سے کہا اقراء پڑھیے - آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین ہون - حضرت جبریل نے آپ کو آغوش مین لیکر دبایا اور پھر چھوڑ دیا - اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین ہون - حضرت جبریل نے پھر آپکو دبایا اور پھر کہا کہ پڑھیے آپ نے پھر وہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ حضرت جبریل نے آپکو دبایا اور اس مرتبہ بہت زور سے دبایا کہ حضرت فرماتے ہین مجھے سخت تکلیف ہوئی - بعد اسکے کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی الخ اسکے بعد حضرت جبریل غائب ہو گئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے اُٹھے - اس وقت

حالت یہ تھی کہ یہ آیتین زبان مبارک پر بے اختیار جاری تھین اور دل مبارک ہل رہا تھا - حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور یہ عجیب و غریب واقعہ اُن سے بیان کیا اور فرمایا مجھے اپنے اوپر خوف ہی - حضرت خدیجہ نے آپ کی تشفی کی اور کہا آپ ایسا خیال نہ کرین آپ جیسے شخص کو اللہ ضائع نہ کریگا - اسکے بعد وہ اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئین ورقہ اپنی تحقیق سے عیسائی ہو گئے تھے اور اُس مذہب کے محقق تھے انجیل کا ترجمہ عبرانی سے عربی مین کیا کرتے تھے - حضرت خدیجہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت اُن سے بیان کی اور اُنھون نے کہا مین چاہتا ہون کہ اُنھین کی زبان سے اس واقعہ کو سنون - چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئین حضرت نے جو کیفیت پیش آئی تھی اُن سے بیان کی - ورقہ نے کہا آپ خوش ہون کہ آپ کو خدا نے نبی کیا یہ وہی فرشتہ ہی جو موسی اور عیسی کے پاس آیا تھا عنقریب آپ کو حکم تبلیغ کا ملیگا اور آپ کی قوم کے لوگ آپ کے دشمن ہو جائینگے اور آپ کو مکہ سے نکال دینگے - کاش اگر مین

اسوقت تک زندہ رہا تو آپ کی اچھی مدد کرونگا
مگر اسکے چندہی روز بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا۔
پھر چند روز تک کوئی واقعہ پیش نہ آیا تو اب حضرتؐ
کے دلِ مبارک کو اضطراب پیدا ہوا بے اختیار
طبیعت متقاضی تھی کہ اُس شخص کو پھر دیکھین
جسکو غار حرا مین دیکھا تھا اور پھر اُس سے
ہم کلامی کی لذت حاصل ہو۔ چنانچہ آپ نے
ایک روز دیکھا کہ حضرت جبرئیل آسمان و زمین
کے درمیان مین معلق کھڑے ہین اور اپنے
دونون بازو پھیلائے ہوے ہین ایک بازو
اُنکا مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین۔ اسکے
بعد پھر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا
اور آپ کو حکم ہوا کہ مخفی طور پر خاص خاص
لوگونکو ہدایت فرمایئے۔ تین برس کے بعد حکم ہوا
کہ اب بالاعلان تبلیغ کیجیے۔ سارے عالم مین
توحید کا ڈنکا بجایئے۔ شرک و ظلم کی قباحت
برملا بیان فرمایئے۔ اور مخلوق خدا کو ظلمت سے
نور کی طرف بلایئے۔ پس آپ نے کمر ہمت چست
باندھی اور تبلیغ رسالت شروع کی۔ قسم ہے مالک
عرش و کرسی کی کہ آپ نے فرائض رسالت کو
خوب ہی انجام دیا۔ اور مخلوق خدا کی خیر خواہی
مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین فرمایا۔ ایک
عالم کو ایمان و یقین کی روشنی سے منور کر دیا
خدا پرستی کی راہین جو بالکل بے نشان ہو چکی
تھین از سرِ نو قائم کین اور اپنی اُمت کو ایسی
صاف اور روشن شاہراہ پر چھوڑ گئے جسکی
رات بھی دن ہے۔

نبوت کے بعد تیرہ برس آپکا قیام مکہ مین رہا
اسکے بعد ہجرت کرکے مدینۂ منورہ تشریف لائے
اور دس برس وہان قیام کیا۔ کل تئیس برس
مین آپ نے اپنا کام پورا کر دیا

(اوّلین مومنین)

(۱) جس وقت تک آپ کو اعلان
کا حکم نہین ملا تھا آپ خاص خاص
لوگون کو خاص طور پر تفہیم و تلقین
فرماتے تھے۔ چند ازلی سعادت مند
جنکو قرآن مجید مین السابقون الاولون کا لقب
دیا گیا ہے دولت ایمان سے مشرف ہوے
انمین سے جو لوگ سب سے پہلے آپ پر
ایمان لائے۔ اُنکے نام یہ ہین۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت خدیجہؓ۔ حضرت
زید بن حارثہؓ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمان ہوتے ہی ادائے

فرائض رسالت مین آپکا ہاتھ بٹانا شروع کیا چنانچہ انکی تفہیم وتلقین سے اکابر صحابہ مثل حضرت عثمان وحضرت طلحہ وحضرت زبیر وحضرت سعد بن وقاص وحضرت عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے۔

(۲) جب تک اظہار واعلان کا حکم نہ تھا مسلمان لوگ اپنی حالت کافرون سے مخفی رکھتے تھے۔ یہان تک کہ جب کسیکو نماز پڑھنا ہوتی تو وہ جنگلون اور پہاڑون مین چلاجاتا اور وہان جاکر پڑھ آتا ایک مرتبہ کچھ کافرون نے حضرت سعد کو مع اور چند مسلمانون کے ایک پہاڑ کے درہ مین نماز پڑھتے دیکھ لیا تو بزاحمت پیش آئے۔ حضرت سعد نے انمین سے ایک شخص کے سر مین ایک ضرب لگائی جس سے خون بہنے لگا۔ یہ پہلا خون ہے جو اسلام مین بہایا گیا اسکے بعد کافرونکو ایک کد پیدا ہوگئی یہ حال دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے حضرت ارقم بن ابی ارقم صحابی کے گھر مین جو کوہ صفا کے دامن مین تھا مختفی ہوگئے۔ اور جب تک حضرت کی جماعت پوری چالیس عدد نہ ہوئی اسی گھر مین رہے چالیس کا عدد حضرت عمر بن خطاب سے پورا ہوا۔ انکے مسلمان ہوتے ہی اسلام کو قوت حاصل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے صحابہ کے اس گھر سے باہر نکلے اور علانیہ عبادت آلہی اور وعظ ونصائح مین مشغول ہوے۔ حضرت عمرؓ سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب مشرف باسلام ہو چکے تھے انکی وجہ سے بھی اسلام کو ایک عمدہ طاقت حاصل ہوئی۔

(۳) جب کفار مکہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت یوماً فیوماً ترقی کر رہی ہے حتی کہ علاوہ اشراف کے خود کافرون کے کئی ایک غلام بھی اسلام سے مشرف ہو چکے ہین اور انکے دلون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعلیم ایسی سرایت کرگئی ہے کہ ماسوا کی گنجایش نہین باقی رہی تو تمام مکہ ظلم پر کمربستہ ہوگیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر جو جو مصائب گزرے انکے ذکر کیلیے ایک دفتر چاہیے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے مصائب میرے اوپر گذرے کسی کسی نبی پر نہین گذرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مار گئی ایکمرتبہ ایک پتھر جبین مبارک پر ایسا لگا جس سے خون کا فوارہ نکلا

اور حضرت کو چکر آگیا - نجاست آنحضرت کے اوپر ڈالی گئی - ایک مرتبہ حضرت سجدے مین تھے ایک اونٹنی کی اوجھڑی اور آلائش وغیرہ سب آپ کے سر پر رکھدیگئی - حضرت کی دو صاحبزادیان رقیہ اور ام کلثوم عتبہ اور عتیبہ پسران ابولہب کے نکاح مین تھین اُن دونون بے زبان بی بی زادیون کو ستایا گیا اور ہر طرح ستایا گیا آخر انکو طلاق دیگئی اُس صادق مصدوق کو کاذب کہا گیا - ساحرو شاعر کا لقب دیا گیا مجنون کہکر پکارا گیا - غرض جسمانی روحانی ہر قسم کے صدمے دیے گیے صحابہ کرام مین جو لوگ کمزور تھے اُنپر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے کسی کو گرم ریگ پر برہنہ کرکے لٹایا جاتا تھا کسی جسم گرم پتھرون سے داغا جاتا تھا - حضرت بلال اور خباب عمار اور انکے والد یاسر اور والدہ سمیہ وغیرہ پر یہ سب مظالم ختم کردیے گئے - حضرت یاسر توان تکالیف کی تاب نہ لا کر سکے اور جان بحق ہو گئے - حضرت سمیہ کی شرمگاہ مین نیزہ داخل کیا گیا اور اس ناپاک ظلم سے وہ شہید ہو گئین - اسلام کی یہ پہلی شہیدہ ہین حضرت ابوبکر صدیق نے اُسی زمانہ مین ایسے چند غلامون کو جنپر محض اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا تھا اپنے مال سے خرید کرکے آزاد کیا جنھین سے حضرت بلال کا قصہ مشہور ہے -

(۴) جب مسلمانون پر مظالم کی حد نہ رہی تو ایک جماعت نے باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک حبش کیطرف ہجرت کی -

ن - حبش کیطرف مسلمانون نے مکہ سے دو مرتبہ ہجرت کی پہلی ہجرت رجب ۵ نبوت مین ہوئی تھی - اس ہجرت مین گیارہ مرد اور چار عورتین تھین - حضرت عثمان بھی مع اپنی زوجہ محترمہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انھین لوگو مین تھے - یہ لوگ جب حبش پہونچگئے تو چند ماہ بعد انکو خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مشرکین سے صلح ہوگئی اب مکہ مین بالکل امن ہے - لہذا یہ خبر سنکر پھر مکہ واپس آئے یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی لہذا پھر دوبارہ حبش کی طرف ہجرت ہوئی - اس دوسری ہجرت مین قریبا اسی آدمیون کے تھے - پہلی ہجرت کے کچھ لوگ ابکی مرتبہ نہین گئے مثل حضرت عثمان کے ابکی مرتبہ جو لوگ گئے تھے وہ حبش سے اُسوقت واپس آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر مین مشغول تھے یہ لوگ بعد فتح خیبر کے حضور

اُس زمانہ تک حرب اور مومنین کی مناکحت جائز تھی

نبوی مین پہونچے - حضرت نے غنیمت خیبر مین انکو بھی حصہ دیا -

(۵) جب دوسری مرتبہ ہجرت کر کے مسلمان حبش گئے تو سرداران مکہ نے باہم مشورہ کر کے کچھ تحفے بادشاہ حبش کیلیے بھیجے اور مقصد یہ تھا کہ بادشاہ حبش کو کسی طرح کہ سنکر اس بات پر راضی کرین کہ کہ مسلمان جو اُسکی سلطنت مین پناہ گزین ہوے ہین انکو ہمارے حوالہ کر دے - مگر نجاشی بادشاہ حبش ایک سعید ازلی شخص تھے ان سے جب کافرون نے جا کر گفتگو کی اور بادشاہ حبش نے مسلمانون کو بلا کر اُن سے سب مفصل حالات سُنے تو وہ مسلمان ہو گئے -

(۶) جب کافرون نے دیکھا کہ مظالم کا کچھ نتیجہ نہ ہوا مسلمان نہایت امن سے حبش مین چین کر رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگرمی تبلیغ رسالت مین اُسی شان پر ہے کوئی شدید سے شدید ظلم اس مامور من اللہ کے ولیے مین ذرہ برابر جنبش نہین پیدا کرتا - نہ کوئی یار ہی نہ مددگار نہ فوج ہی نہ لشکر اور جو کلام آپکی زبان پر جاری ہی وہ اس جلال وجبروت کا ہی کہ ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ایسی بات منہ سے نکالکر امن وچین سے نہین بیٹھ سکتا - تو سب کافرون نے بالاتفاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی رائی مضبوط کر لی اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب انکے سردار تھے - اور وہ آپکے بڑے حامی وجان نثار تھے - سب کافرون کی یہ صلاح ہوئی کہ پہلے اُنکو اطلاع کر دیجائے چنانچہ اُن سے جب یہ تذکرہ آیا تو وہ کسی طرح راضی نہ ہوے اور انھون نے یہ کیا کہ تمام بنی ہاشم کو جن مین کافر و مسلمان سب شامل تھے اپنا ہمخیال بنا کر اس بات پر مستعد کر دیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ اہل مکہ کرین تو سب آپکی حمایت کرین - یہ حال دیکھکر کافرون نے باہم معاہدہ لکھکر کعبہ مین آویزان کیا جیسا کہ دستور تھا کہ کوئی شخص بنی ہاشم کے ساتھ خرید و فروخت نہ کرے ان کے ساتھ نشست و برخاست مناکحت مجالست نہ کرے حضرت ابوطالب مجبوراً مع تمام بنی ہاشم کے مکہ سے چلے گئے اور مکے کے مشرقی جانب پہاڑی چٹانون سے گھرا ہوا ایک مقام تھا وہان سکونت اختیار کی - اس مقام کا نام شعب ابی طالب ہی یہ واقعہ ۷ سنہ نبوت کا ہی - شعب ابی طالب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کم تین برس رہے -

یہ زمانہ بہت سختی اور تکلیف مین گزرا۔ بالآخر انھین سنگدل کافرون مین کے کچھ لوگ اپنے لکھے ہوے معاہدہ کو توڑنے پر آمادہ ہوے اور حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعۂ وحی اطلاع دی کہ اُس معاہدہ کو تمام دیمک نے کھالیا صرف اللہ کا نام باقی رہگیا ہی اور بس۔ حضرت نے یہ واقعہ حضرت ابی طالب سے بیان کیا اُنھون نے جا کر کفار مکہ سے کہا اسپر وہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور سنہ ۱۰ نبوت مین حضرت مع تمام بنی ہاشم کے شعب ابی طالب سے باہر آئے۔

(۷) شعب ابی طالب سے نکلنے کے آٹھ ماہ اکیس دن بعد حضرت ابو طالب کی وفات ہوگئی اور اسکے تین دن بعد حضرت خدیجہ نے جنۃ الفردوس کی راہ لی۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل تنہا ہوگئے۔ کچھ تھوڑی بہت تقویت جو ابو طالب کیطرف سے تھی اور کچھ انس و غمخواری جو حضرت خدیجہ سے ظہور مین آتی تھی سب منقطع ہوگئی۔

ابوطالب اور ام المومنین خدیجہ کی وفات

(۸) اسی سنہ ۱۰ نبوت مین بعد وفات ابو طالب و حضرت خدیجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہر طائف اور قبیلۂ ثقیف کیطرف تشریف لیگئے تاکہ اُنلوگون کو اسلام کی دعوت دین۔ مگر ان لوگون نے آپکے ساتھ نہایت ظالمانہ برتاؤ کیا آپ کی مہمان نوازی یہ کی کہ اپنے غلامون اور احمقون کو لگادیا کہ انھون نے آپکو گالیان دینا اور پتھر مارنا شروع کیا یہانتک کہ دونون پاے مبارک خون آلود ہوگئے حضرت اسی حال مین وہان سے واپس آئے اثنائے راہ مین ایک باغ ملا اسکے ایک درخت کے سایہ مین حضرت بیٹھ گئے۔ مالک باغ نے مسافر غریب الوطن سمجھکر کچھ انگور ایک طبق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ آپ کے پاس بھیجے اُس غلام کو آپنے تلقین اسلام فرمائی وہ مسلمان ہوگیا۔ نام انکا عداس تھا۔ نیز اثنای راہ مین بمقام نخلہ (جو مکہ سے ایکدن کی مسافت پر ہی) کچھ دیر آپ ٹھیرے وہان سات جن مقام نصیبین کے رہنے والے آئے اور قرآن سنکر حضرت پر ایمان لائے۔ سورۂ جن مین اس واقعہ کا ذکر ہی۔

سفر طائف

(۹) سنہ ۱۱ نبوت مین انصار کو حق تعالی نے اسلام کی طرف متوجہ کیا۔ مختصر کیفیت اسکی اس طرح پر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج مین اطراف و جوانب کے قبائل کے پاس جو بغرض حج آتے تھے تشریف لیجاتے تھے اور اُنسے فرماتے تھے کہ قریش مجھے بہت ستاتے ہین اور تبلیغ احکام آلہی

مین مزاحمت کرتے ہین تم لوگ میری مدد کرو اور مجھے اپنے یہان لیچلو۔ مگر کوئی بھی آپ کی بات نہ سنتا یہانتک کہ اسی سلسلے مین ایک مرتبہ حضرت کا گذر اُس مقام پر ہوا جہان مدینۂ منورہ کے لوگ ٹھیرے ہوے تھے انسے بھی حضرت نے ایسا ہی فرمایا وہ لوگ چونکہ یہودان مدینہ سے نبی امی صلی اللہ علیہ کا تذکرہ سُن چکے تھے اور اُنکو حضرت کے ظہور کا علم تھا اس سبب سے وہ فوراً متوجہ ہوگئے اور چھ آدمی انمین سے اُسی وقت اسلام لائے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ یہ بیعت چونکہ مقام عقبہ مین ہوئی تھی اسی واسطے اسکو بیعت عقبہ اولی کہتے ہین۔ ان لوگون نے مدینۂ منورہ پہونچکر حضرت کا ذکر خیر ہر ایک سے کرنا شروع کیا۔ کوئی گھر مدینہ کا ایسا نہ تھا جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا نہ ہو۔ یہان تک کہ سال آیندہ بارہ شخص مدینۂ منورہ سے آکر حضرت سے ملے۔ پانچ وہ جو سال گذشتہ مین اسلام لاچکے تھے اور سات اور۔ یہ بیعت عقبۂ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگون کی وجہ سے مدینۂ منورہ مین اسلام کا خوب چرچا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر کو قرآن کی تعلیم کیلیے مدینۂ منورہ بھیجدیا۔ پھر سال

آیندہ مین ستر آدمی مدینۂ منورہ سے آکر مشرف باسلام ہوے۔ یہ بیعت عقبۂ ثالثہ کہلاتی ہے۔ اب مدینۂ منورہ مین اسلام کی خوب اشاعت ہوگئی اور ایک بڑی جماعت خدا پرستون کی وہان قائم ہوگئی۔ انھین لوگون کو قرآن شریف مین انصار کا لقب دیا گیا ہے۔ انصار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے باصرار تمام التجا کی کہ حضرت آپ مدینۂ منورہ چلیے مکہ کو چھوڑ دیجیے۔ حضرت نے انکی درخواست منظور فرمائی مگر تعیین وقت کو خدا کے حکم پر حوالہ کیا۔

(۱۰) ۱۲ سنہ نبوت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جو آپ کے فضائل مختصہ سے ہے۔ اسوقت عمر شریف اکاون برس نو ماہ تھی حضرت جبرئیل براق لیکر خدمت اقدس مین حاضر ہوے اور حضرت کو اُسپر سوار کرکے پہلے بیت المقدس لیگئے۔ پھر وہان سے آسمانون پر لیگئے وہان کے عجائب و غرائب آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ حق سبحانہ کے دیدار سے مشرف ہوے جنت دیکھی دوزخ دیکھی۔ انبیا علیہم السلام سے ملاقات کی۔ وہین پنجوقتی نماز کی فرضیت کا حکم ملا۔ یہ معراج جسمانی تھی۔ تاریخ مین اختلاف ہے۔ بعض نے ۲۷

ربیع الاول لکھی ہی۔ بعض نے ۲۷ ربیع الآخر بعض نے ۲۷ رجب اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ اسکے علاوہ روحانی معراج ۳۳ بار ہوئی جیسا کہ امام شعرانی نے لکھا ہی۔

(۱۱) جب انصار سے بیعت عقبہ ہو چکی اور وہ لوگ ہر طرح سے نصرت و معاونت پر کمر بستہ ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان اصحاب سے جو مکہ مین تھے حکم دیا کہ آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے مدینہ کی طرف چلے جائین۔ چنانچہ یہ سب لوگ مخفی طور پر چلے گئے۔ مگر حضرت فاروق اعظم دلیرانہ یہ کہکر وہان سے چلے کہ مین اس وقت ہجرت کرتا ہون یہ نہ کہنا کہ چھپ کر بھاگ گیا۔ تم مین سے جسکو اپنے بچون کا یتیم کرنا اور عورتونکا بیوہ کرنا منظور ہو وہ حرم سے باہر نکل کر مجھے روک لے۔ مگر کسی نے نہ روکا۔ بس اب مکہ مین سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور علی مرتضیٰ و چند ضعفاء کے کوئی باقی نہ رہا پھر شب جمعہ کو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے یار غار حضرت ابوبکر صدیق کو اپنے ہمراہ لیکر مکہ سے روانہ ہو گئے اور تین دن غار ثور مین اقامت فرمائی۔ وہان سے روانہ ہو کر ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو مدینہ منورہ پہونچگیے۔

فاروق اعظم کی علانیہ ہجرت

ہجرت نبوی

اس سفر مین حضرت صدیق اکبر نے جیسی بے نظیر رفاقت کی اور مدینہ منورہ مین انصار نے جس شان کے ساتھ آپکا استقبال کیا اور جس ہیجان جوش محبت کا اس موقع پر ظہور ہوا اسکی کیفیت اس مختصر مین نہین آسکتی۔ خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت حضرت مدینہ مین داخل ہوے عجب عید اور عجب بہار کا دن تھا۔ تمام مدینہ مین ایک شور تھا گلی کوچون مین بچے یہ کہتے پھرتے تھے۔ جاء نبی اللہ جاء رسول اللہ یعنی نبی اللہ تشریف لائے رسول اللہ تشریف لائے۔ انصاری خواتین نے یہ اشعار اُسوقت موزون کیے تھے؂

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ایہا المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

اب وہ زمانہ آگیا کہ اسلام کی شوکت و قوت روز افزون ترقی کرے اور ابتداء بعثت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشینگوئیان کسریٰ و قیصر کے ممالک کے مفتوح ہونے اور مسلمانون کے ہاتھ مین عرب و عجم کی بادشاہت کے آنیکے متعلق

سلہ ماہ کامل نے ہم پر طلوع کیا (مقام) ثنیات الوداع سے ہم پر نعمت کا شکر واجب ہی جب تک کوئی دعا کرنیوالا ... دعا کرے

فہرست وصولی و واپسی وی پی

انجم کے سالانہ چندوں کے وصولی واپسی کی یہ تیسری فہرست ہے۔ پہلی دو فہرستوں میں (۱۸۴) نام وصولی کے اور (۱۵۶) نام واپسی کے شائع ہو چکے ہیں اور اب مرتبہ (۱۰۶) وصولی کے اور (۱۱۹) واپسی کے اور شائع کیے جاتے ہیں۔ کل میزان وصولی کی (۲۸۹) ہوئی اور واپسی کی (۲۷۵)

فہرست وصولی

(۱) رمضان علی صاحب انصاری بریلی ۱۶۸۶ (۲) محمد یعقوب صاحب ڈیرہ ۴۰۷ (۳) محمد احسن صاحب لائل پور ۷۱۴
(۴) بہادر علی خان صاحب بانکی پور ۱۴۸۹ (۵) عبدالصمد صاحب تہاری ۵۳۷ (۶) مظہر الحق صاحب مونگیر ۱۱۰۴ (۷) غلام حبیب صاحب لکھنؤ
(۸) محی الدین صاحب بنگلور ۱۶۲۸ (۹) فیاض حسین صاحب فیض آباد ۱۶۵۵ (۱۰) مولوی محمد علی صاحب سلطانپور ۱۰۴۸ (۱۱) عبدالحفیظ صاحب لکھنؤ
(۱۲) حکیم تفضل حسین صاحب رامپور ۱۰۹۶ (۱۳) چھوٹو خان صاحب پٹنہ ۱۱۵۲ (۱۴) خدا بخش صاحب بمبئی ۱۰۱۸ (۱۵) وجیہ الدین صاحب فیض آباد ۵۶۳
(۱۶) محمد ابراہیم صاحب بمبئی ۱۰۱۴ (۱۷) محمد عباس صاحب مظفرپور ۳۵۷ (۱۸) عبدالرزاق صاحب دربھنگہ ۹۴۷ (۱۹) شاہ عبدالقادر صاحب پٹنہ ۷۱
(۲۰) فضل احمد صاحب مظفرپور ۱۵۲۲ (۲۱) شاہ عین الحق صاحب چھپرا ۶۱۴ (۲۲) اکبر علی صاحب بارہ بنکی (۲۳) نصیر الدین صاحب مدراس ۲۶۸
(۲۴) اکرام اللہ خان صاحب رائے بریلی ۱۰۳۵ (۲۵) محمد حسن صاحب بلند شہر ۱۳۷۹ (۲۶) ممتاز علی صاحب قنوج ۱۲۴۹ (۲۷) اصغر علی صاحب سلطانپور ۱۵۰۴
(۲۸) نور احمد صاحب سیالکوٹ ۱۱۹۶ (۲۹) احکام الدین صاحب سلطانپور ۱۴۶۵ (۳۰) فرحت علی صاحب الٰہ آباد ۱۵۷۱ (۳۱) عبدالغفار صاحب بنگلور ۸۹۴
(۳۲) حاجی اسمٰعیل صاحب دکن ۱۴۲۵ (۳۳) حیدر رضا خان صاحب بہرائچ ۱۴۴۰ (۳۴) طاہر مرزا صاحب گورکھپور ۱۸۱ (۳۵) حضور الدین صاحب بارہ بنکی ۷
(۳۶) غفران صاحب بجنور ۴۰۲ (۳۷) عبدالباقی صاحب الٰہ آباد ۱۳۲۷ (۳۸) عبدالغفور صاحب جونپور ۸۵۳ (۳۹) صبغۃ اللہ صاحب مراد آباد ۱۵۲۵
(۴۰) احمد حسن صاحب ہردوئی ۱۲۳۵ (۴۱) محمد زکریا صاحب جونپور ۱۶۲۸ (۴۲) ہادی حسین خان صاحب رامپور ۱۴۲۹ (۴۳) نور محمد صاحب اعظم گڑھ ۱۶۱۰
(۴۴) مصطفٰی علی صاحب فیض آباد ۶۴۹ (۴۵) علی بہادر خان صاحب بہرائچ ۱۱۱۱ (۴۶) عبدالحافظ خان صاحب اناؤ ۹۷۳ (۴۷) محمد زمان خان صاحب بلند شہر ۱۴۹۷
(۴۸) نوازش احمد صاحب رائے بریلی ۱۳۸۴ (۴۹) گل محمد صاحب سندھ ۸۱۵ (۵۰) مدد خان صاحب سندھ ۷۹۱ (۵۱) محب الحق صاحب لکھیپور ۱۰۹۰
(۵۲) غیاث الدین صاحب پٹنہ ۳۰۰ (۵۳) رحمت خان صاحب سہارنپور ۶۴۱ (۵۴) مولوی حسام الدین صاحب میرٹھ ۸۲۸ (۵۵) عبدالجلیل صاحب باندہ ۱۰۹۳
(۵۶) مخدوم صاحب بمبئی ۱۰۷ (۵۷) سرفراز خان صاحب سیتاپور ۱۶۳۳ (۵۸) ظہور الدین صاحب باندہ ۱۴۲۶ (۵۹) بشیر احمد صاحب رائے بریلی ۱۰۳۳
(۶۰) کریم اللہ صاحب سندھ ۲۱۱ (۶۱) بدر الدین صاحب بمبئی ۱۶۵۱ (۶۲) احمد سعید صاحب فرخ آباد ۱۷۴ (۶۳) محمد اکرام صاحب پرتاب گڑھ ۱۰۳۱

(۶۴) حسین بخش صاحب گوروا سپور (۶۵) کریم الدین صاحب دکن (۶۶) محمد الدین صاحب رنگون (۶۷) میر ولایت حسین صاحب گیا

(۶۸) عبدالوحید صاحب دربھنگہ (۶۹) نثار علیخانصاحب گورکھپور (۷۰) محبوب حسن صاحب دکن (۷۱) بدرالدین احمد صاحب پوُرنیہ

(۷۲) محمد عثمان صاحب سارن (۷۶) غلام محمد صاحب پنجاب (۷۷) عبدالرافع خانصاحب - علیگڈھ (۷۸) محمد صدیق صاحب بیکانیر

(۷۹) رحمت اللہ صاحب برھما (۸۰) محمد اسحاق صاحب فرخ آباد (۸۱) علاءالدین صاحب لکھنؤ (۸۲) غلام احمد صاحب بھاولپور

(۸۳) محمد یونس صاحب پرتاب گڈھ (۸۴) عبدالعزیز صاحب سیتاپور (۸۵) فضل احمد صاحب پرتابگڈھ (۸۶) احمد خانصاحب کشمیر

(۸۷) برکت اللہ صاحب بستی (۸۸) ارادت کریم صاحب گیا (۸۹) ابوالفتح صاحب مظفرپور (۹۰) عبدالرزاق صاحب بنگلور

(۹۱) امین الدین صاحب پرتاب گڈھ (۹۲) عبداللہ صاحب چھپرا (۹۳) انعام اللہ صاحب فتحپور (۹۴) امیرالدین صاحب دربھنگہ

(۹۵) خورشید بیگ صاحب جےپور (۹۶) محمد سلیم صاحب - گونڈہ (۹۷) افضال الحق صاحب اعظمگڈھ (۹۸) فخرالدین صاحب ہوشنگ آباد

(۹۹) غلام محی الدین صاحب بمبئی (۱۰۰) محمد اسحاق صاحب پرتابگڈھ (۱۰۱) نصرالدین صاحب بہرائچ (۱۰۲) رفیع الدین صاحب فیض آباد

معذرت

وصولی اور واپسی کے نام نہایت مختصر لکھے گئے حتی کہ امتیازی القاب بھی انکے ساتھ نہیں ہین. ناظرین اسکا خیال نہ فرمائین - کاپی لکھ جانے کے بعد مجھے یہ امر معلوم ہوا ورنہ پہلے اصلاح ہوجاتی. اسکا مجھے خود افسوس ہے -

فہرست واپسی

(۱) محمد علیشاہ صاحب کراچی (۲) مولوی عبیداللہ صاحب سندھ (۳) عبدالغنی صاحب غازیپور

(۴) حیات علیصاحب گجرانوالہ (۵) ابراہیم صاحب سارن (۶) محمد حامد صاحب گونڈہ (۷) بیدار شاہ صاحب بہرائچ

(۸) محمد باقر صاحب فیض آباد (۹) غلام حسین صاحب برار (۱۰) محمد اسمعیل صاحب اڈیسہ (۱۱) ارشاداللہ صاحب سندھ

(۱۲) انوار احمد صاحب دربھنگہ (۱۳) نبی بخش صاحب " (۱۴) عبدالحکیم صاحب پٹنہ (۱۵) محمد دین صاحب چناب

(۱۶) عبدالحمید صاحب کلکتہ (۱۷) رحمت اللہ صاحب غازیپور (۱۸) سید ابراہیم صاحب - بارہ بنکی (۱۹) سیف علیصاحب کانپور

(۲۰) رحمت اللہ صاحب برھما (۲۱) برکت اللہ صاحب دکن (۲۲) محمد صاحب رنگون (۲۳) احمد علیصاحب بنگلور

(۲۴) محمد امیر صاحب دربھنگہ (۲۵) بدرالحسن صاحب - بھرت پور (۲۶) حسام الدین صاحب باندہ (۲۷) اکرام اشرف صاحب بارہ بنکی

(۲۸) صبیح العالم صاحب بھاگلپور (۲۹) عبدالحمید صاحب بھوپال (۳۰) فضل علیصاحب دکن (۳۱) محبوب علیصاحب دکن

(۳۲) فضل محمد صاحب سندھ (۳۲) محمد زکریا صاحب ملیبار (۳۳) محمد حسین صاحب میسور (۳۴) رحمت اللہ صاحب غازیپور

(۳۵) علی اصغر صاحب پرتاب گڑھ (۳۶) وصف الرحمن صاحب پورنیہ (۳۷) عبدالکریم صاحب دکن (۳۸) نورالحق صاحب پورنیہ
(۳۹) محمد یحیی صاحب کاکنہ (۴۰) محمد عبداللطیف صاحب مرادآباد (۴۱) قطب الدین صاحب مرزاپور (۴۲) منور علی صاحب پورنیہ
(۴۳) عظمت اللہ صاحب سارن (۴۴) محمود حسن صاحب بلگام (۴۵) ظہیرالدین صاحب رانچی (۴۶) کریم اللہ صاحب - لکھنؤ
(۴۷) شمس الحق صاحب پٹنہ (۴۸) محمد یعقوب صاحب بدایون (۴۹) محمد ذکی صاحب بہرائچ (۵۰) برہان الدین صاحب دکن
(۵۱) احمد علی صاحب پورنیہ (۵۲) الٰہی بخش صاحب کشمیر (۵۳) محی الدین صاحب دکن (۵۴) عبدالرحیم خان اعظم گڑھ
(۵۵) عبدالودود صاحب مظفرپور (۵۶) محمد ادریس صاحب کاٹھیاوار (۵۷) عبدالقیوم صاحب دکن (۵۸) مظہراللہ خان صاحب نواب گنج
(۵۹) مظہرالحق صاحب اودھ (۶۰) کبیر احمد صاحب رای بریلی (۶۱) محمد امین صاحب الہ آباد (۶۲) عبدالصمد صاحب کھیری
(۶۳) افراق حسین صاحب بستی (۶۴) علی اختر صاحب سارن (۶۵) عبدالعزیز صاحب رای بریلی (۶۶) دستگیر خانصاحب برار
(۶۸) سخاوت علی صاحب نیپال (۶۹) سید محمد ابراہیم بارہ بنکی (۷۰) علی حسین صاحب الہ آباد (۷۱) علی محمد صاحب پنجاب
(۷۲) غلام علی صاحب - ہما (۷۳) سیف علی صاحب کانپور (۷۴) رحمت اللہ صاحب غازیپور (۷۵) محمد ابراہیم صاحب بہرائچ
(۷۶) محمد اسمعیل صاحب مظفرپور (۷۷) قمرالدین صاحب کانپور (۷۸) محمد نعیم الدین صاحب باندہ (۷۹) محمد خلیل صاحب اعظم گڑھ
(۸۰) فریدالدین صاحب بالاگھاٹ (۸۱) قسیم الدین صاحب پٹنہ (۸۲) رضا علی صاحب فتحپور (۸۳) محمد صدیق صاحب بلیا
(۸۴) نصراللہ صاحب لکھنو (۸۵) سراج الدین صاحب جے پور (۸۶) محمد دین صاحب پنجاب (۸۷) عبدالحمید صاحب - کلکتہ
(۸۸) عبدالواحد صاحب الور (۸۹) گلاب خانصاحب بھرت پور (۹۰) ضیاءالدین صاحب سارن (۹۱) شریف خانصاحب سلطانپور
(۹۲) حبیب احمد صاحب منصوری (۹۳) عبدالحی صاحب بانکی پور (۹۴) یعقوب علی صاحب بمبئی (۹۵) فضل حق صاحب راجگڑھ
(۹۶) نظام احمد صاحب سیتاپور (۹۷) عبدالصمد صاحب مدراس (۹۸) محمد جمیل صاحب فیض آباد (۹۹) مظہر حسن صاحب مظفرپور
(۱۰۰) محمد یوسف صاحب سیالکوٹ (۱۰۱) اکرم حسین صاحب فیض آباد (۱۰۲) فرزند علی صاحب سیتاپور (۱۰۳) احمد اشرف صاحب الہ آباد
(۱۰۴) بشیر احمد صاحب بھوپال (۱۰۵) محمد طیب صاحب کلکتہ (۱۰۶) علی حسن خانصاحب جھانسی (۱۰۷) محبوب علی صاحب دکن
(۱۰۸) عبدالکریم صاحب - دکن (۱۰۹) جان محمد صاحب دکن (۱۱۰) محمد سالک صاحب برہما (۱۱۱) فیض محمد صاحب سندھ
(۱۱۲) دین محمد صاحب فیض آباد (۱۱۳) منظر عالم صاحب مظفرپور (۱۱۴) دوست محمد صاحب منصوری (۱۱۵) محی الدین صاحب - دکن
(۱۱۶) انجمن اسلامیہ برہما (۱۱۷) عبدالرحیم صاحب دکن (۱۱۸) احسان حسن مظفرپور (۱۱۹) عبدالرزاق صاحب [illegible]

دفتر النجم کی موجودہ کُتب کی رعایتی فہرست

ابکی مرتبہ ماہ ربیع الاول مین بھی وہی عظیم الشان رعایت کیجاتی ہے جو سوا ماہ مبارک کے کبھی نہ ہوتی تھی - یہ رعایت صرف ماہ ربیع الاول کیلیئے ہی - بعد اس مہینے کے پھر وہی اصلی قیمت رہیگی -

نام کتاب	مختصر کیفیت	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
علم الفقہ تالیف مولانا محمد عبد الشکور مدیر النجم مترجم انصاف وازالة الخفا وتاریخ طبری وغیرہ وغیرہ	جسمین حنفی فقہ کی مستند کتابون سے تمام ضروری مسائل عام فہم اُردو مین جمع کیے گئے ہین قابل قدر چند امور ہین (۱) زبان صاف اور سلیس طرز بیان دلکش (۲) ہر مسالہ کی خصوصًا اختلافی مسائل کی بہت تحقیق کی گئی ہی محقق اور مفتیٰ اقوال لکھے گئے ہین (۳) حتی الامکان کوئی ضروری مسالہ چھوٹنے نہین پایا فقہ کی کسی دوسری کتاب مین اسقدر کثرت سے مسائل نہ ملینگے (۴) مسائل کی ترتیب نفیس اور خوش آیند ہی (۵) موقع موقع سے احادیث بھی حاشیہ پر لکھی گئی ہین (۶) ہر جلد کے آخر مین ایک چہل حدیث اور چالیس اقوال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لکھے گئے ہین - یہ بھی ایک نایاب ذخیرہ ہی اس کتاب کو دیکھکر مذہبی مسائل سے اچھی طرح واقفیت ہو سکتی ہی - چھ جلدین اس کتاب کی بالفعل تیار ہین - جلد اول طہارت کا بیان - جلد دوم نماز کا بیان جلد سوم روزہ کا بیان - جلد چہارم زکوٰۃ و عشر وغیرہ کے مسائل - جلد پنجم حج وزیارت کا بیان - جلد ششم نکاح کا بیان -	جلد اول ۸/ دوم عہ/ سوم ۸/ چہارم ۸/ پنجم ۸/ ششم ۸/	۵/ عہ/ ۵/ ۵/ ۵/ ۵/ ۶/۹
ترجمہ اسد الغابہ تالیف علامہ ابن اثیر جزری رح	جسمین (۷۵۰۰) صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات ہیں - اُردو مین کوئی کتاب ایسی نہ تھی جسمین تمام صحابہ کا تذکرہ ہو - آٹھ جلدین اس کتاب کی تیار ہین - پہلی جلد مین آنحضرت صلعم کے مختصر اور جامع تذکرہ کے بعد (۴۶۲) صحابہ کا ذکر ہی - دوسری جلد مین (۶۷۶) صحابہ کا تذکرہ ہی - تیسری جلد مین (۸۷۵) صحابہ کا ذکر ہی - چوتھی جلد مین (۷۰۲) صحابہ کا ذکر ہی پانچوین جلد	فی جلد ۶/	فی جلد عہ/ ۸/

کتاب	کیفیت	قیمت	قیمت
	مین (۲۲۱) صحابہ کا ذکر ہی۔ چھٹی جلد مین (۲۰۸) صحابہ کا ذکر ہی۔ ساتوین جلد مین (۲۰۷) صحابہ کا ذکر ہی۔ آٹھوین جلد مین (۵۹۱) صحابہ کا ذکر ہی۔	فیجلد عا/	فیجلد ۱۲/
چہل حدیث (از حضرت امام ربانی)	یہ چہل حدیث حضرت امام ربانی مجدد الفثانی کی جمع کی ہوئی ہی۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیثین صرف نماز روزہ کے متعلق جمع کی ہین۔ یہ چہل حدیث ابتک نہین طبع ہوئی تھی۔ اسکا ترجمہ کرکے نہایت اہتمام سے طبع کیا ہی۔ اصل عربی پر اعراب دیدیے ہین۔ بین السطور مین ترجمہ ہے۔	۲/	۱/
ترجمہ تاریخ طبری (مولفہ امام محمد بن جریر طبری)	عربی کی یہ قدیم و مستند تاریخ ابتک نادر تھی۔ اسکے ترجمہ کا خیال بھی نہ آتا مگر بحمد اللہ اس کتاب کا ترجمہ شروع ہوگیا۔ پہلی جلد کامل موجود ہی۔ جس مین ابتدائے آفرینش سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کے حالات ہین۔	ے/	عہ/
آیات بینات (مصنفہ نواب محسن الملک مغفور علیہ)	اس وقت اس بینظیر کتاب کی تینون جلدین ہمارے پاس موجود ہین۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی تینون جلدوں کی نہایت اعلی ہی۔ مضامین کی عمدگی و خوبی کی نسبت کچھ لکھنا فضول ہی۔ کیونکہ اس کتاب کی شہرت ایسی نہین ہی کہ کچھ کہنے کی ضرورت ہو پہلی دونون جلدونمین صحابۂ کرام کے فضائل عقلی و نقلی شواہد اور مسلمہ فریقین دلائل سے دلچسپ عبارت مین بیان کیے ہین اور شیعون کی صحیح و معتبر روایات تقریباً دو سو نقل کی ہین۔ جلد اول کے آخر مین نکاح ام کلثوم کی بحث بہت ہی نفیس ہی۔ جلد سوم مین طعن فدک کے قلع قمع کے علاوہ شروع مین چند مقدمات لکھے ہین اور اُن مین ایسے عمدہ اور کارآمد مضامین بیان کیے ہین اور کتب شیعہ سے ایسا عمدہ سامان فراہم کیا ہی کہ اُسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی	جلد اول و دوم عہ/ جلد سوم ۹/ صہ/	عہ/ عہ/ ۸/
[illegible]	رد شیعہ مین بینظیر کتاب ہی۔ اسکے دیکھنے سے مذہب شیعہ کی پوری حقیقت کھلجاتی ہی اہل سنت کے خالص عقائد کا ضروری علم حاصل ہوجاتا ہی۔ استدلال کی متانت		

یہ سب کتابین دفتر النجم لکھنؤ سے طلب کیجیے

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت عمومی	قیمت رعایتی
"	اور عبارت کی صفائی - اور شیعون کی عجیب و غریب روایتون کا لطف دیکھنے ہی پر موقوف ہے	۸/	۵/
تحقیق المسائل	مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان جو مسائل مختلف فیہ ہین - اُنکا معقول فیصلہ - اجماع و قیاس کا حجت شرعی ہونا - مجتہد اور اجماع کی تعریف انکے اقسام تقلید کا آیات قرآنیہ احادیث و آثار صحابہ و اقوال علما و فقہا سے ثبوت آخر کتاب مین ایک قابل قدر رسالہ ہی -	۸/	۳/
مضامین مناظرہ تالیف مولانا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم	پُورا لطف دیکھنے سے معلوم ہوگا - سلیس دلچسپ اردو مین علمی تحقیقات - قرآن و حدیث کے معرکۃ الآرا مسائل - شیعون کے عقائد کی تنقید - اُنکے امام مولوی حامد حسین کی کتاب استقصا کے عجیب و غریب لطیفے - غرض جو بحث ہی دلچسپ ہی - پانچ حصے تیار ہین - پہلے اور دوسرے مین علاوہ اور کارآمد مضامین کے قرآن کریم کے متعلق ایسے انیق مباحث ہین جنکے دیکھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہی اور قرآن پاک کی رفعت و عظمت و جلالت ظاہر ہوتی ہی تیسرے - اور چوتھے - اور پانچوین مین فن حدیث کے مباحث ہین جو ابتک اُردو مین کسی نے نہ لکھے تھے -	حصہ اول ۱۲/ " دوم ۸/ " سوم ۸/ " چہارم ۸/ " پنجم ۸/	۹/ ۶/ ۶/ ۶/ ۶/
انصاف مترجم از مولانا شاہ ولی اللہ محدث	جسقدر فقہی اختلافات امت مرحومہ مین واقع ہوے سب کے وجوہ و اسباب ایسی عمدہ تقریر سے بیان کیے ہین کہ پوری تشفی ہوجاتی ہی سیکڑون کتابون کے دیکھنے سے وہ نتیجہ نہ حاصل ہوگا جو اس سے حاصل ہوتا ہی -	۸/	۶/
رسالہ التقدیر والتدبیر	مصنف علام نے محققانہ طریقہ سے تقدیر و تدبیر کے مسائل بیان کیے ہین - حکیمانہ اسلوب سے تدبیر کی ضرورت اور اسکی خوبیان عقلی و شرعی دکھلائی ہین نیز نوع انسان کے ترقی و تنزل کا اصلی راز بتایا ہی -	۶/	۴/

کتاب	کیفیت		
مقدس بشارات	جس مین توریت وانجیل وصحف انبیای سابقین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف وصریح بشارتین نقل کی ہین ۔	۲؍	۱۰؍
بہشتی زیور	مسائل شرعیہ بلکہ مصالح دارین کا خزانہ بچون کے خاصکر لڑکیون کے لیے بے نظیر ہے پوری کتاب کے دس حصے ہین ۔	فی حصہ ۳؍	سب کے خریدار ۱؍ عہ
المنطق	سلیس اُردو مین علم منطق کی اصطلاحات کا حل مبتدیون کے لیے بکار آمد چیز ہے ۔ ترتیب وطرز ادا جدید ۔ اکثر مثالین فقہ وکلام کے مسائل سے دی ہین ۔	۱۰؍	۲؍
الفلسفہ	قدیم یونانی فلسفہ سے واقف ہونیکے لیے بکار آمد رسالہ ہے ۔	۲؍	۱۰؍
البیان الصحیح	ایک قادیانی کے رسالہ متعلق وفات مسیح کا رد ۔ آخرین مدیر النجم کی ایک مختصر اور جامع تحریر ہے ۔		
تحقیق البیان	بدعات کی تحقیق وتردید اور جابجا دلچسپ نظم	۳؍	۲؍
حجۃ الذاکرین	ذکر بالجہر کی تائید مین ایک ولایتی بزرگ کا قدیم رسالہ ہے ۔	۲؍	۱۰؍
قصد السبیل	مختصر رسالہ ہے مگر بہت کار آمد ہے خصوصاً اُن لوگون کے لیے جو علم باطن اور سلوک کا شوق رکھتے ہین رہبر کامل کا حکم رکھتا ہے ۔	طہ؍	۱؍
سکات المعتدی	اُن سوالات کا مجموعہ جو مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی سے کیے گئے تھے ۔ جن کے جواب سے وہ اور اُن کی جماعت عاجز رہی عجیب نفع بخش سوالات ہین ۔	۳؍	۲؍
دست غیب	یہ رسالہ بھی عجیب وغریب در قابل دید ہے ۔ مصنفہ مولوی اصغر حسین دیوبندی	۱۰؍	۱؍
فتاوی اشرفیہ	مولانا اشرف علیصاحب تھانوی کے قابل قدر فتوون کا مجموعہ	۲؍	۱۰؍

نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
ترجمہ فتاوی عزیزی	حضرت اُستاد البریہ صاحب قوت قدسیہ مولٰنا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے نام سے کون مسلمان واقف نہین ہی- اپنے زمانہ مین عرب وعجم کے ملجا وماوی تھے- دُور دُور سے طالبان علم انکا نام سنکر ہندوستان آتے تھے- اطراف عالم سے انکی خدمت مین لوگ فتوے بھیجتے تھے- پہلے انکے فتوون کا مجموعہ بزبان فارسی چھپا تھا- اب اسکا ترجمہ اردو مین چھپ گیا- دہلی کا چھپا ہوا ہی مسلمانون کے روزمرہ کام آنیوالی چیز ہے-	۱؍عہ	عہ
مناظرہ جدیدہ شیعہ و سنی مع ضمیمہ	اُس مباحثہ کی کل کارروائی دستخطی جو روبروے پنڈت جگت پرشاد صاحب شاستری انتخاب ہند ہوئی- جسمین حق تعالی کی مدد سے اہل حق کو فتح ملی- اور ثابت ہوگیا کہ شیعون کا ایمان قرآن شریف پر نہین ہی اور نہ ہو سکتا ہی	۱؍	[illegible]
مجموعہ وظائف مع شجرہ منظوم	یہ مجموعۂ وظائف ابھی حال ہی مین طبع ہوا ہی- اس مجموعہ مین چھہ رسالے ہین- حزب البحر حزب الاعظم دعاے مغنی چہل اسماء اعظم اسماء بدر مین شجرۂ منظومہ- کاغذ- چھپائی نہایت عمدہ ہی- پیمانہ بہت دلکش-	؍۶	۴
[illegible]	طاعون کے متعلق اردو مین ایسی کوئی کتاب نہ تھی- نہایت عمدہ ترتیب سے مفید مضامین جمع کیے گئے ہین- طاعون کی طبی وشرعی تحقیق- علماء کرام کے تجربے واقوال- طاعون کی تاریخ- طاعون قبل اسلام- بعد اسلام کس کس زمانہ اور مقام پر طاعون پھیلا- حضرت فاروق اعظم کے زمانہ کے طاعون کے عبرت انگیز ونصیحت بخش واقعات- طاعونی مقامات کے متعلق شرعی احکام- شرعی اسباب اور شرعی علاجات وغیرہ وغیرہ درج ہین- نہایت عمدہ کتاب ہے پوری کیفیت کتاب دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہی-	؍۸	؍۶

الاخبار کلها لا تخلو من قسم من ہذہ الاقسام ووجدت ایضا ما عملنا علیہ فی ہذا الکتاب و فی غیرہ من کتبنا فی الفتاوی فی

تو تم حدیثون کو ان قسمون سے خالی نہ پاؤگے اور تم یہ بھی دیکھوگے کہ جو عمل ہمنے اپنی اس کتاب مین اور نیز دوسری کتابون مین اور حلال وحرام کے فتوون مین کیا ہو وہ بھی ان قسمون سے خالی نہین ہے - ہمنے ہر باب کے شروع مین ان قواعد کو جن سے ایک حدیث کو دوسری حدیث پر ترجیح دی ہے بیان نہین کیا اگرچہ اکثر مقامات مین اس کو بیان کر دیا ہے - کیونکہ ہمین ایجاز و اختصار مقصود ہے اور مین نے اُس خلاصہ پر اکتفا کی جسکو بیان کر چکا - کیونکہ اس کتاب کا مخاطب وہ شخص ہے جو علم مین متوسط ہو - اور جو شخص ایسا ہو گا اُسکو تھوڑے سے غور مین وہ باتین ظاہر ہو جائینگی جو ہمنے بیان کین -

اب ہم اصل مقصد کو شروع کرتے ہین اور سب سے پہلے پانی کے احکام بیان کرتے ہین اور جو اسکے متعلق حدیثین ہین جیسا کہ ہمنے اپنی کتاب فتاوی موسوم بہ نہایہ مین بیان کیا ہے اسی مقصد کے لیے جو ہمنے وہان بیان کیا - اور اللہ توفیق دینے والا صواب کی ہے

الحلال والحرام لم یخلو من واحدۃ من ہذہ الاقسام و لم نشترط فی اول کل باب ان نذکر ما رجحنا بہ الاخبار التی قد عملنا علیہا و ان کنا قد اشرنا فی اکثرہا الی ذکر ذلک طلبا للایجاز والاختصار واقتصرنا علی ہذہ الجملۃ التی قدمناہا اذ کان المقصود بہذا الکتاب من کان متوسطا فی العلم و من کان بہذہ المنزلۃ فیبادنی تامل تبین لہ ما ذکرناہ و نحن الآن نبتدی فی کتابنا ہذا بذکر ابواب المیاہ و احکامہا وما اختلف فیہ من الاخبار حسب ما کنا فی کتابنا الموسوم بالنہایۃ فی الفتاوی للغرض الذی ذکرناہ ہناک واللہ الموفق للصواب

ناقد کہتا ہے کہ اس مقام پر دو تین عادتین مصنف کی بیان کر دینا مناسب ہے (۱) جو حدیث موافق مذہب مصنف کے ہوتی ہے اسکو مقدم کرتے ہین اور جو حدیثین مخالف مذہب کے ہوتی ہین انکو مؤخر کرتے ہین (۲) اہل سنت کو عامہ کہتے ہین اور تمام شیعہ ایسا ہی کرتے تھے (۳) حدیث مخالف مذہب پر کہین کہین جرح بھی کی ہے مگر زیادہ تر تطبیق کی کوشش کی ہے اور تاویل سے کام لیا ہے یہی چیز خاص طور پر اس کتاب مین دیکھنے کی ہے ۱۲

كتاب الطهارة - ابواب المياه واحكامها باب مقدار الماء الذى لا ينجسه شئ اخبرنى الشيخ ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال اخبرنى احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار وسعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى و الحسين بن الحسن بن ابان عن الحسين بن سعيد عن ابن ابى عمير عن ابى ايوب عن محمد بن مسلم عن ابى عبد الله عليه السلام انه سئل عن الماء يبول فيه الدواب وتلغ فيه الكلاب ويغتسل منه الجنب قال اذا كان الماء قدر كر لم ينجسه شئ وبهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن معاوية بن عمار عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا كان الماء قدر كر لم ينجسه شئ واخبرنى الشيخ رحمه الله عن ابى القسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن

کتاب الطہارت

باب اُس پانی کی مقدار جسکو کوئی چیز نجس نہین کرسکتی۔ مجھے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان رحمہ اللہ نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے احمد بن محمد بن حسن بن ولید نے اپنے والد سے اُنھون نے محمد بن حسن صفار اور سعد بن عبد اللہ سے انھون نے احمد بن محمد بن عیسی سے اور حسین بن حسن بن ابان سے انھون نے حسین بن سعید سے انھون نے ابن ابی عمیر سے انھون نے ابو ایوب سے انھون نے محمد بن مسلم سے انھون نے ابو عبد اللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ جس پانی مین جانور پیشاب کرین اور کُتے مُنہ ڈالین اور جنُب اُس سے غسل کرین (اُسکا کیا حکم ہے) امام نے فرمایا جب پانی بقدر کُر کے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہین کرسکتی۔

اور اسی سند کے ساتھ حسین بن سعید سے روایت ہے وہ حماد بن عیسی سے وہ معاویہ بن عمار سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے فرمایا جب پانی بقدر کُر کے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہین کرسکتی

اور مجھے شیخ رحمہ اللہ نے ابو القاسم یعنی جعفر بن محمد بن قولویہ سے اُنھون نے محمد بن

ناقد کہتا ہی کہ دیباچہ ختم ہو چکا۔ مصنف نے دیباچہ مین اپنی کتاب تہذیب کی تعریف و توصیف مین خوب خوب مبالغے کیے۔ اسکے بعد کتاب استبصار کی وجہ تالیف بیان کی ہی جس مین ایک خواہش جمیل ذکر کی ہی جسکے معنی ذکر خیر، نیکنامی۔ اس سے مصنف کی نیک نیتی کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔

یعقوب عن محمد ابن اسمعیل عن الفضل بن شاذان عن صفوان ح و علی بن ابراہیم عن ابیہ عن حماد بن عیسی جمیعا عن معاویۃ بن عمار قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول اذا کان الماء قدر کر لم ینجسہ شئی۔ فاما ما رواہ محمد بن یعقوب عن علی بن ابراہیم عن ابیہ عن محمد بن ابی عمیر و محمد بن اسمعیل عن الفضل بن شاذان جمیعا عن حماد بن عیسی عن حریز عن زرارۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا کان الماء اکثر من راویۃ لم ینجسہ شئی تفسخ فیہ او لم یتفسخ فیہ الا ان یجیٔ لہ ریح یغلب علی ریح الماء فلیس ینافی ما قدمناہ من الاخبار لانہ قال اذا کان الماء اکثر من راویۃ فتبین انہ انما لم یحمل نجاسۃ اذا زاد علی الراویۃ وذلک الزیادۃ لا تمنع ان یکون المراد بہا ما یکون تمام الکر و اما ما رواہ محمد بن یعقوب عن علی بن ابراہیم عن

یعقوب سے روایت کرکے خبر دی انھون نے محمد بن اسمعیل سے انھون نے فضل بن شاذان سے انھون نے صفوان اور علی بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے حماد بن عیسی سے ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے سنا وہ فرماتے تھے جب پانی بقدر کُر کے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہین کر سکتی۔

لیکن جو محمد بن یعقوب (کلینی) نے علی بن ابراہیم (قمی) سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے محمد بن ابی عمیر اور محمد بن اسمعیل سے انھون نے فضل بن شاذان سے ان سب نے حماد بن عیسی سے انھون نے زرارہ سے اُنھون نے ابو جعفر (امام باقر) علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب پانی ایک مشک سے زیادہ ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہین کر سکتی خواہ اُس مین گر کر (اور پھولکر) پھٹ جائے یا نہ پھٹے مگر یہ کہ اُس مین بو آجائے جو پانی کی بو پر غالب ہو پس یہ حدیث گذشتہ حدیثون کے مخالف نہین ہی کیونکہ امام نے فرمایا ہے کہ جب پانی ایک مشک سے زیادہ ہو پس معلوم ہوا کہ اُس کا نجس نہونا اسوقت ہے جبکہ ایک مشک سے زیادہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ اس زیادتی سے اس قدر زیادتی مراد ہو جس سے ایک کُر پورا ہوجائے۔ باقی رہی وہ حدیث جو محمد بن یعقوب (کلینی) نے علی بن ابرہیم سے اُنھون نے

ف ناقد کہتا ہی کہ یہ تاویل الفاظِ روایت سے بہت دور ہے۔ روایت مین ایک مشک سے زیادہ ہونا مذکور ہے۔ اس زیادتی کو ایک مقدار خاص سے مقید کرنا اور پھر ایسی کہ جو مزید علیہ سے زائد یا اُسکی برابر ہوجائے۔ کلام کو بالکل مہمل بنانا ہی کما لا یخفی۔ ۱۲

عن عبداللہ بن المغیرۃ عن بعض اصحابنا عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الکر من الماء نحو حبی ہذا و اشار الی حب من تلک الحباب التی تکون بالمدینۃ فلا یمتنع ان یکون الحب یسع من الماء مقدار الکر ولیس ہذا ببعید فاما ما رواہ محمد بن علی بن محبوب عن العباس عن عبداللہ بن المغیرہ عن بعض اصحابنا عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا کان الماء قدر قلتین لم ینجسہ شیء والقلتان جرتان فاول ما فی ہذا الخبر انہ مرسل ویحتمل ان یکون ورد للتقیۃ لانہ مذہب کثیر من العامۃ ویحتمل مع تسلیمہ ان یکون الوجہ فیہ ما ذکرناہ فی الخبر المتقدم وہو ان یکون مقدار القلتین مقدار الکر لان ذلک لیس بمنکر لان القلۃ ہی الجرۃ الکبیرۃ فی اللغۃ وعلی ہذا لا تنافی بین الاخبار

اپنے فقہا سے انھون نے عبداللہ بن مغیرہ سے انھون نے ہمارے بعض اصحاب سے انھون نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھون نے فرمایا ایک کر پانی میرے اس گھڑے کے برابر ہوتا ہے اور انھون نے انھین گھڑون مین سے ایک گھڑے کی طرف اشارہ کیا جو مدینہ مین ہوتے ہین -

پس (جواب اسکا یہ ہے کہ) ممکن ہے کہ وہ گھڑا اتنا[1] بڑا ہو کہ ایک کر پانی اُس مین آجاتا ہو یہ بعید از عقل نہین ہے -

لیکن وہ روایت جو محمد بن علی بن محبوب نے عباس سے انھون نے عبداللہ بن مغیرہ سے انھون نے اپنے بعض اصحاب سے انھون نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھون نے فرمایا جب پانی بقدر قلتین (دو گھڑون) کے ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہین کر سکتی - اور قلہ گھڑے کو کو کہتے ہین - پس پہلی بات اس روایت مین یہ ہے کہ یہ مرسل ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ تقیہ کے طور پر وارد ہوئی ہو کیونکہ یہ مذہب[2] بہت سے عامہ کا ہے اور باوجود تسلیم کے وہ مطلب بھی ہو سکتا ہے جو ہم پہلے روایت مین بیان کر چکے ہین کہ شاید قلتین کی مقدار دو کُر کے برابر ہوتی ہو کیونکہ یہ بات بعید از عقل نہین ہے اس لیے کہ قُلّہ لغت مین بڑے گھڑے کو کہتے ہین اس بنا پر ان حدیثون مین کچھ مخالفت نہ رہی

[1] ناقد کہتا ہے کہ اس مقام پر صرف احتمال سے فائدہ نہین ہو سکتا بلکہ مصنف کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسے گھڑے بھی مدینہ مین ہوتے تھے جنمین ایک کر پانی آجاتا تھا ۱۲

[2] ناقد کہتا ہے کہ تقیہ کا احتمال اس مقام پر عجب خلجان پیدا کرتا ہے کیونکہ اگر بہت سے عامہ کا مذہب قلتین ہے تو بہتون کا مذہب اسکے خلاف بھی ہے جیسے

مضمون نگاری کے قواعد

م کو بھی مضمون نگارون کی بہت ضرورت ہی مگر النجم کی مضمون نگاری کے لیے حسب ذیل قواعد کی پابندی ضروری
و جہ ان قواعد کی پابندی نہونے کے جن صاحب کا مضمون درج نہو وہ براہ کرم معاف فرمائین اور عدم اندراج
ابدہی مین بھی دفتر کا عزیز وقت نہ ضایع ہونا چاہیے نہ مضمون کی واپسی کا صرف دفتر کے ذمہ رہنا چاہیے -

وہ قواعد یہ ہین

مضمون علمی یا مذہبی ہو - اور مضمون نگار اُس مبحث مین کافی واقفیت و مہارت رکھتا ہو -
) جو مضامین فرقِ مخالفہ کے رد مین ہون اُنمین تحقیق والزام دونون چیزون سے کام لیا گیا ہو اور
الزام مین مخالف کے مذہب پر پوری اطلاع کا ثبوت ملے - تہذیب و متانت کا پورا لحاظ ہو گالیون
کا جواب بھی دعا و ثنا کے ساتھ ہو - اور مضمون نگار اسکا بھی ملتزم ہو کہ مخالف کے جواب الجواب کا
سلسلہ جب تک چلے اپنا قلم نہ روکے -
عبارت مین گنجلک اور طول بالکل نہو صاف سلیس اُردو ہو - عربی فارسی کی عبارتین اگر منقول ہون
تو اُن کا ترجمہ بھی حاشیہ پر ہو -
خط صاف ہو کہ پڑھنے والے کو کسی مقام پر اشتباہ نہ پیدا ہو -
ضمون النجم کے موجودہ پیمانہ پر آٹھ صفحہ سے زائد نہو کبھی کبھی کسی اشد ضروری مضمون کو سولہ صفحہ تک
یے جا سکتے ہین -
ضمون نگار صاحبان دفتر ہذا سے کسی صلہ و معاوضہ کے آرزومند نہ ہون - ان اجرھم الا علی اللہ -
ن صاحب کا مضمون پسند آجائیگا اور وہ ہر ماہ مین ایک مضمون دینے کا وعدہ کرینگے تو انکے نام النجم
جاری کر دیا جائیگا اور انعامی کتابین جو خریداران النجم کے لیے تجویز ہوا کرینگی انکو بھی ملتی رہینگی
یہ مضمون حسن و افادہ کی اُس حد مین آجائیگا جس کا اعلان پشت صفحہ ہذا پر ہو اسکے لکھنے والے کو
فروخت کی قیمت کا خمس بذریعہ منی آڈر (نہ بہ نیت معاوضہ) بھیجدیا جایا کریگا -
کسی صاحب کی نظر سے مخالف کا کوئی مضمون جو اسلام پر حملہ آور ہو گذرے اور وہ قابلیت یا فرصت
رکھتے ہون تو اس مضمون کو بعینہ یا اگر انگریزی زبان مین ہو تو مع ترجمہ کے دفتر ہذا مین بھیجدین -
مضمون زائد از زائد ایک ماہ کے اندر ہی اندر اسکی ضرورت کو ملحوظ رکھکر شایع ہو جائیگا
کوئی عائق قوی پیش آجائیگا تو مضمون نگار کو اطلاع دیجائیگی -

التماس ضروری

جسوقت سے النجم موجودہ پیمانہ پر آیا ہی تمام مضامین کی عمدگی
کا لحاظ پہلے سے بہت زیادہ کیا گیا ہی اور اُسکے لیے غیر معمولی اہتمام ہوا ہی۔ لہذا
جن ناظرین کو خدا نے کچھ مقدرت دی ہو اور وہ اپنے بھائیون کو علمی و مذہبی فوائد پہونچانا
چاہین اُنکی خدمت مین گذارش ہی کہ جب کوئی مضمون النجم کا حسن و خوبی کی اس حد تک
پہونچ جائے کہ عام طور پر لوگون کو اُس سے باخبر بنانا مفید سمجھا جائے تو آپ حضرات اس مضمون کی علحدہ
کاپیان بصورت رسالہ کے دفتر النجم سے خریدکر مواقع ضرورت مین مفت تقسیم کردین ایسے مضامین کی بابت
اکثر و بیشتر خود ہی دفتر النجم سے ناظرین کی خدمت مین سفارش کردی جایا کریگی ایسے مضامین کے
رسالے (بہ نیت مذکور خریدنے والون کو) فی روپیہ ۶۴ جز کے حساب سے دیے جایا کرینگے
کم از کم عہ کے اور زیادہ سے زیادہ جس قدر مطلوب ہون خرید کیجیے اور اپنے بھائیون مین
تقسیم کردیجیے مگر جب ایسا ارادہ کسی مضمون کی نسبت ہو تو تاریخ اشاعت سے
دو ہفتہ کے اندر اندر جس قدر رسائل مطلوب ہون انکی قیمت
بذریعہ منی آڈر بھیجکر دفتر سے طلب کرلینا چاہیے۔

الملتمس

منیجر دفتر النجم لکھنؤ پاٹا نالہ